REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3.

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ و انتم اذلۃ

جلد ۲۵ | شمارہ ۸

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائبین:- جاوید اقبال اختر، محمد انعام غوری

شرحِ چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالکِ غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN PIN. 143516.

۱۸ر صفر ۱۳۹۶ ہجری | ۱۹ر تبلیغ ۱۳۵۵ ہش | ۱۹ر فروری ۱۹۷۶ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۶ر تبلیغ (فروری) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مورخہ ۷ر تبلیغ کی اطلاع مظہر ہے کہ

"حضور ایدہ اللہ کی طبیعت بفضلہٖ تعالیٰ اچھی ہے۔ حضور نمازوں کے لئے مسجد مبارک میں تشریف لاتے ہیں۔ الحمد للہ۔"

قادیان ۱۶ر تبلیغ (فروری) حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل ناظرِ اعلیٰ و امیر مقامی مع جملہ درویشانِ کرام بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

قادیان ۱۶ر تبلیغ (فروری)۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل وعیال بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ البتہ محترمہ حضرت بیگم صاحبہ کو ریڑھ کی ہڈی کی تکلیف بدستور جاری ہے۔ احباب کامل صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔

پیشگوئی دربارہ مُصلحِ موعُود

خُدا تعالیٰ کی قُدرت اور رحمت اور قربت کا نِشان

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام "مُصلح موعُود" کے بارہ میں عظیم الشان پیشگوئی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"خدائے رحیم وکریم نے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے (جَلَّ شَانُہٗ وَعَزَّ اسْمُہٗ) مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کرکے فرمایا کہ مَیں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہُوں اُسی کے موافق جو تُو نے مجھ سے مانگا۔ سو مَیں نے تیری تضرّعات کو سُنا اور تیری دُعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایۂ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہوشیارپُور اور لُدھیانہ کا ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قُدرت اور رحمت اور قُربت کا نِشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور اِحسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے۔ اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اَے مظفر تجھ پر سلام۔ خُدا نے یہ کہا تا وُہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں اور وُہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں۔ اور تا دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تا لوگ سمجھیں کہ مَیں قادِر ہُوں۔ جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔ اور تا وہ یقین لائیں کہ مَیں تیرے ساتھ ہوں۔ اور تا اُنہیں جو خُدا کے وجُود پر ایمان نہیں لاتے اور خُدا اور خُدا کے دِین اور اُس کی کتاب اور اُس کے پاک رسُول محمد مصطفیٰ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھُلی نشانی ملے اور مُجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔ سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غُلام (لڑکا) تجھے ملیگا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذُرّیت ونسل ہوگا۔ خُوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اُس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدّس رُوح دِی گئی ہے۔ اور وہ رِجس سے پاک ہے۔ وُہ نُور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ اُس کے ساتھ فضل ہے جو اُس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحبِ شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دُنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور رُوح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کریگا۔ وہ کلمۃُ اللہ ہے کیونکہ خُدا کی رحمت وغیوری نے اُسے اپنے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین وفہیم ہوگا اور دِل کا حلیم۔ اور علومِ ظاہری وباطنی سے پُر کیا جائے گا۔ وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ (اِس کے معنے سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مُبارک دوشنبہ۔ فرزند دِلبند گرامی ارجمند مظھر الاوّل والآخر مظھر الحقّ والعلاء کأنّ اللہ نزل من السّماء۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلالِ الٰہی کے ظہُور کا موجب ہوگا۔ نُور آتا ہے نُور جس کو خُدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسُوح کیا۔ ہم اُس میں اپنی رُوح ڈالیں گے اور خُدا کا سایہ اُس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اَسِیروں کی رُستگاری کا مُوجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اُس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نُقطہ آسمان کی طرف اُٹھایا جائے گا۔ وَكَانَ أَمْرًا مَّقْضِيًّا۔"

(از اشتہار ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء صفحہ ۳)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے سنے ہند پرنٹنگ پریس نہرو گارڈن روڈ جالندھر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان (پن ۱۴۳۵۱۶) سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۹ر فروری ۱۳۵۵ہش

مصلح موعود کا "مقامِ محمود"

نمازِ تہجد کے عظیم القدر رُوحانی فوائد کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سُورت بنی اسرائیل میں ترغیباً فرمایا گیا ہے کہ وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ○ یعنی رات کو بھی تو اس قرآن کے ذریعہ سے کچھ سو لینے کے بعد شب بیداری کیا کر۔ جو تجھ پر ایک زائد انعام ہے۔ اس طرح پر بالکل متوقع ہے کہ تیرا رب تجھے مقامِ محمود یعنی حمد والے مقام پر فائز کر دے۔

اور چونکہ اس قسم کی ترغیب اُمّتِ محمدیہ کے ہر فرد کو دی گئی ہے اس لئے بطور اشارۃ النص یہ بھی معلوم ہُوا کہ اسلام نے ہر شخص کے لئے مقامِ محمود حاصل ہونے کا دروازہ کھلا رکھا ہے یہ علیحدہ بات ہے کہ ہر شخص کا مقامِ محمود بھی اپنے اپنے ظرف کے مطابق جُدا جُدا ہے۔ جس طرح کسی یونیورسٹی میں ایک ہی امتحان میں شریک ہونے والے ہزاروں ہزار طلباء اپنی اپنی لیاقت اور قابلیت کے مطابق درجہ پاتے ہیں۔ اسی طرح روحانی میدان میں بھی درجہ بندی ہے۔

مقامِ محمود کیا ہے؟ کسی شخص کا ایسے مقام پر فائز ہو جانا کہ لوگوں کی زبانوں سے بیساختہ اُس کے حق میں تعریفی کلمات نکلیں۔ یہ اُسی وقت ممکن ہے جب بتوفیقِ ایزدی اس شخص سے ایسے افعال و اعمال سرزد ہوتے رہیں جو فی الواقع قابلِ ستائش ہوں۔ کیا بلحاظ اس کے نافع الناس ہمدردِ خلائق۔ اولوالعزم ہونے کے اور کیا بلحاظ اُس شخص کی ذاتی پاکیزگی۔ بے نفسی۔ حُسنِ اخلاق کا جامع ہونے۔ محسنانہ صفات و کردار کا حامل ہونے کے۔ اور جیسا جیسا اس شخص کی طرف سے بنی نوع انسان کی سچّی ہمدردی کرنے اور نافع الناس بنتے چلے جانے کا دائرہ وسیع ہوگا اسی قدر لوگ بھی اس کی مدح سرائی۔ قدردانی کرنے والے ہوں گے۔ اور اسی کے مطابق اس کے مقامِ محمود کی بلندی کا بھی تصوّر کیا جا سکتا ہے۔

اسی اشاعت میں پہلے صفحہ پر آپ نے جس عظیم الشّان نشانِ رحمت کی الہامی عبارت کو پُوری تفصیل سے ملاحظہ کیا، مقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے دُوسرے جانشین اور خلیفہ برحق سیّدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب رضی اللہ عنہ اس کے کامل مصداق بنے۔ آپؓ کا وجود جس طرح پر زندہ خدا کا زندہ نشان ثابت ہُوا اس کی تفصیل تو خاصی طویل ہے۔ البتہ مختصراً یُوں سمجھیے کہ اپنے قدرتی کمالات و استعدادات کے لحاظ سے بہت سی خوبیاں حضرتِ ممدوح کے اندر عہدِ طفولیّت سے ہی نمایاں ہونے لگی تھیں۔ لیکن ۱۹۱۴ء میں جب حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہؑ کے پہلے جانشین حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد ۱۴ر مارچ کو صرف ۲۵ سال کی عمر میں آپ جماعتِ احمدیہ کے امام منتخب ہوئے۔ اور اس کے بعد ۵۲ سال کے کامیاب و کامران دورِ خلافت میں جس طرح آپ نے اسلام و احمدیت کی شاندار خدمات سرانجام دیں۔ اور اُن کا دائرہ ساری دُنیا پر وسیع ہُوا۔ ان میں سے ایک ایک خدمت بڑی ہی عظمت رکھتی ہے۔ اس کی تفصیلات پر نظر کرتے ہوئے بے ساختہ آپؓ کے حق میں رحمت کی دُعائیں نکلتی ہیں۔

آپ کے ان عظیم القدر کارناموں کو دیکھ کر کوئی شخص بھی آپ کی تعریف و توصیف کئے بغیر رہ نہیں سکتا۔ اور یہی وہ مقامِ محمود ہے جس پر حضرت مصلح موعود کو خدا تعالیٰ کی حکمتِ کاملہ نے فائز کیا۔ اگرچہ حضورؓ کے اس بلند رُوحانی مقام کی کماحقہٗ شناخت سے ایک دُنیا اپنی بے بصیرتی کے سبب ابھی محروم ہے۔ لیکن یہ صورتِ حال ہمیشہ نہیں رہے گی۔ بلکہ جلد یا بدیر لوگوں کی آنکھوں سے پردے ہٹیں گے۔ اور حقیقت پہچان لی جائے گی۔ وما ذٰلک علی اللّٰہ بعزیز۔

جیسا کہ ابھی بیان ہُوا حضرت مصلح موعودؓ کا ۵۲ سالہ روشن دورِ خلافت ایسے کارناموں سے پُر ہے کہ ان میں سے ایک ایک کارنامہ بجائے خود بڑی عظمت رکھتا ہے۔ حضورؓ کے اوصافِ ذاتی۔ خداداد قابلیّت۔ زیرکی۔ موقعہ شناسی۔ قوتِ اقدام۔ مردم شناسی۔ دُور اندیشی۔ اولوالعزمی۔ دین کے لئے جانفشانی اور زبردست محنت کے ساتھ ساتھ جن حالات میں آپ کو کام کرنے کا موقع ملا وہ بھی کسی سے پوشیدہ نہیں۔ قدم قدم پر مخالفت کا سامنا اور مخالفت بھی ایسی کہ ہر مخالف اپنی پُوری قوت کے ساتھ حملہ آور ہُوا۔ انفرادی طور پر بھی اور اجتماعی رنگ میں بھی۔ اور حکومتی مشینری کے بل بوتے پر بھی۔ لیکن ہر موقعہ پر مقابلہ کے لئے اِدھر کوئی ظاہری سامان نہ تھے۔ صرف خدا کی نصرت اور مومنوں کی درد بھری دُعاؤں کا سہارا تھا۔ ایسے تمام مواقع پر یہ حضرت مصلح موعودؓ کی بیدار مغز قیادت ہی تھی کہ ایک طرف جماعت کو بہتر طور پر منظم رکھا تو دُوسری طرف صبر و ثبات کے ساتھ حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے ہمیشہ ہی تیار دیکھا گیا۔

پھر ایک ہی وقت میں حملہ آوروں کا دانشمندی اور حکمت کے ساتھ مقابلہ اور دفاع بھی کرنا اور اسی وقت جماعت کی توسیع و ترقی کے لئے بھی کوشاں رہنا ——— اور لُطف کی بات تو یہ ہے کہ جب بھی جماعت پر ایسے پریشان کُن حالات وارد ہوئے، مخالفین بڑے زور سے جماعت کو نیست و نابُود کرنے کے لئے اُٹھے۔ لیکن بمطابق ؎

ہر بلا کیں قوم را حق دادہ اند ⁂ زیرِ آں گنجِ کرم بنہادہ اند

جماعت کی تباہی اور بربادی کے اُسی منصوبے کو اللہ تعالیٰ نے جماعت کی ترقی۔ توسیع اور ثباتِ قدمی کا باعث بنا دیا۔ بطور نمونہ اس کی دو واضح مثالیں ایسے وقتوں کی بہترین یادگار ہیں:-

ایک تو ۱۹۳۴ء میں احرار کی قادیان پر زبردست یلغار کے وقت۔ اور ———
دُوسرے ۱۹۵۳ء میں اینٹی احمدیہ ایجی ٹیشن کے وقت۔

۱۹۳۴ء میں احرار کی مخالفت کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مصلح موعودؓ کے ذریعہ "تحریکِ جدید" کے نام سے شاندار تعمیری منصوبے کا اجراء فرمایا جس سے جماعتِ احمدیہ کو برِّصغیر کی حدود سے نکل کر بیرونی ممالک میں پھیل جانے کا موقع ملا۔ اور اسی کی برکت ہے کہ آج جماعتِ احمدیہ دُنیا کے ہر متمدن مُلک میں موجود ہے۔ وہ بین الاقوامی پوزیشن حاصل کر چکی ہے۔ اور اس قدر وسیع ہو چکی ہے کہ اس پر سُورج غروب نہیں ہوتا ——— اللّٰھم زد فزد۔

تحریکِ جدید کے عظیم منصوبے کے ذریعہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ایک طرف جماعت کی زبردست تنظیم کی۔ جماعت کے مالیاتی نظام کو احبابِ جماعت کی مالی قربانیوں کے ساتھ مستحکم بنیادوں پر قائم کر دیا تو دوسری طرف جماعت میں زندگی کی ایسی نئی رُوح پھونک دی کہ مالی قربانیوں کے ساتھ ساتھ جماعت نے جانی قربانیوں کی بے نظیر مثالیں پیش کیں۔ سینکڑوں نوجوان خدمتِ دین کے لئے زندگیاں وقف کر کے بیرونی ممالک میں اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے نکل کھڑے ہوئے۔ اور ۸ر نومبر ۱۹۶۵ء کو جب آپؓ کا وصال ہُوا تو جماعت کی یہ حالت تھی کہ ایشیا۔ یورپ۔ امریکہ افریقہ اور جزائر کے بڑے بڑے مُلکوں میں احمدیہ تبلیغی مشن قائم ہو چکے تھے۔ مساجد کی تعمیر کا کام شروع ہو گیا تھا۔ قرآن کریم کے تراجم دُنیا کی مشہور زبانوں میں کئے جانے کا منصوبہ رُو بہ عمل لایا جانے لگا تھا ——— اللّٰھم زد فزد۔

حضرت مصلح موعود کی رُوحانی پاکیزگی اور نفسانی طہارت کا یہی زبردست ثبوت کافی ہے کہ بمطابق آیتِ قرآنی لَا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ (سورۃ واقعہ آیت ۸۰) آپؓ کی زبان و قلم سے قرآنی معارف کے دریا بہے۔ تفسیرِ کبیر کی کئی ضخیم جلدیں اور تفسیرِ صغیر۔ حضور کی تقاریر اور خطبات میں بیان فرمودہ حقائق و معارف کُھلے عام دعوت دیتے ہیں کہ آؤ اور مطالعہ کرو۔ کلام اللہ کو عصرِ حاضر کی ضرورت کے مطابق سمجھنے کی کوشش کرو۔ اور اسلام کے دفاع اور اشاعتِ دین کے لئے کارگر ہتھیار کے طور پر ان دلائل کو یاد کر لو۔ کوئی ہے جو اس طرح کی بلند پایہ تفسیر القرآن لکھ پایا ہو؟ یہ دیکھنے اور آزمانے کی چیز ہے۔ صرف دُور بیٹھے باتیں بنانے سے اس کی عظمت و اہمیت کم نہیں ہو سکتی ——— !!

جماعت کو مخالفین کی نت نئی ریشہ دوانیوں سے محفوظ رکھنے کے لئے جس دُور اندیشی۔ زیرکی۔ موقعہ شناسی اور اُولوالعزمی کے ساتھ حضور نے کام کیا وہ ایک علیحدہ باب ہے۔ اس کی تفصیل کے لئے ایک الگ دفتر درکار ہے۔ اسی کے ساتھ جماعتی تنظیم و ترقی اور وسعت کے وسیع تر کام لائق کارندوں کے بغیر چل نہیں سکتے۔ چنانچہ یہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی مردم شناس فطانت تھی۔ جو کام جس کے سپرد کیا وہ اُسی کا اہل ثابت ہُوا۔ جس پر نظر پڑی اُسی کو کیمیا بنا دیا۔ یہ وصف کوئی معمولی نہ تھا۔ یہ رُوحانی ورثہ آپ کو اپنے آقا و مُطاع سیّدنا حضرت محمّد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلّم کی قوتِ قدسیہ کے نتیجہ میں حاصل ہُوا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کی سیرتِ طیّبہ میں یہ وصف بھی دیگر اوصافِ جلیلہ کے ساتھ ساتھ بدرجہ اتمّ نظر آتا ہے۔ حضورؐ کے ہی طفیل اللہ تعالیٰ نے حضورؐ کے ایک ادنیٰ خادم اور امام مہدی علیہ السّلام کے سچّے جانشین میں یہ وصف اِس لئے پیدا کر دیا تھا کہ اسلام کی نشأۃِ ثانیہ کے لئے اس کی بڑی ضرورت تھی۔ لِکُلِّ زَمَنٍ رِجَالٌ اسی لئے تو کہا گیا ہے۔ جس کا مطلب بھی یہی ہے کہ ہر زمانہ کے مناسبِ حال اللہ تعالیٰ کی قدرت مردانِ خُدا کو ظاہر کرتی چلی جاتی ہے۔ اور امام مہدی کا ظہور بھی تو اسلام کی خدمت و اشاعت اور اس کی رُوحانی سربلندی کے لئے ہُوا تھا۔ اِس لئے اِس امام ہمام کے خلفاء کو ایسے ہی مقامِ محمود پر فائز کیا جانا اُس خدا کی ازلی تقدیر کا ایک حصّہ تھا ——— !!

یہ مختصر تذکرہ ہم نے حضرت مصلح موعودؓ کی قیادت میں جماعت کی تبلیغی مساعی کے سلسلہ میں کیا ہے۔ لیکن مصلح موعود کا مقامِ محمود صرف تبلیغی میدان ہی میں تو محدود نہیں ہے۔ تبلیغ کے سوا اور بیسیوں میدان ہیں۔ مثلاً جماعت کی تعلیم ہے۔ تربیت ہے۔ تنظیم ہے۔ پھر حضور کی پُرمعارف تقاریر ہیں۔ خطبات ہیں۔ بلند پایہ علمی تصانیف ہیں۔ سیاسی، تمدنی و مذہبی پیچیدہ مسائل کے شاندار حل ہیں۔ اِن سب پر

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

جلسہ سالانہ ربوہ کے آخری روز

اسلامی آدابِ اخلاق کو مدوّن کرنے انہیں سکھانے اور ان پر عمل کرنیکے لئے

عظیم تربیتی جہاد کا اعلان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا احباب جماعت سے ایمان افروز خطاب

ربوہ ـــــــ جماعتِ احمدیہ کے ۸۲ ویں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ربوہ میں بتاریخ ۲۸ر دسمبر ۱۹۷۵ء سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اختتامی اجلاس میں جو نہایت ایمان افروز خطاب فرمایا اس میں حضور نے دیگر امور کے علاوہ اسلامی آداب و اخلاق کی اہمیت کو قرآن مجید احادیث نبویہ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کی روشنی میں واضح فرمایا۔ اور اسلامی آداب و اخلاق کو جلد سے جلد مدوّن کرنے بچوں اور نئی نسلوں کو انہیں سکھانے اور ان پر عمل کرانے کے لئے عظیم تربیتی جہاد کا اعلان فرمایا اور احباب جماعت کو نصیحت فرمائی کہ وہ اس تربیتی اور علمی جہاد میں حصہ لینے کے لئے اپنی کمریں کس لیں اور کوشش کریں کہ جماعت احمدیہ کا ہر حصہ اور ہر طبقہ اسلامی آداب و اخلاق کے مختلف مدارج اور ان کی جزئیات سے جو پوری انسانی زندگی پر حاوی ہیں اچھی طرح واقف ہو۔ اور ان پر عمل کرنے والا ہو۔ تاکہ ہمارا عملی نمونہ غلبہ اسلام کے اس دن کو قریب سے قریب تر لانے کا موجب بنے جبکہ ساری دنیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے گی" انشاء اللہ

جلسہ سالانہ میں شامل ہونیوالوں کی تعداد

یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل و احسان ہے کہ امسال باوجود اس کے محکمہ ریلوے نے سپیشل گاڑیوں کا کوئی انتظام نہیں کیا تھا اور احباب جماعت کے لئے بروقت ربوہ پہنچنے میں متعدد مشکلات حائل تھیں (جن کی وجہ سے بعض لوگوں کو خیال تھا کہ جلسہ میں کم لوگ شامل ہوں گے۔) لیکن وہ پہلے کی نسبت بھی زیادہ تعداد میں تشریف لائے۔ اور ہر طرح کے ناسازگار حالات کا خندہ پیشانی سے مقابلہ کرتے ہوئے جوق در جوق اپنے مرکز میں پہنچ گئے۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اختتامی خطاب کے آغاز میں بتایا کہ ۲۷ر دسمبر (جلسہ کے دوسرے روز) کو مردانہ جلسہ گاہ اور زنانہ جلسہ گاہ میں باقاعدہ جو سامعین شماری ہوئی ہے اس کی رُو سے دونوں جلسہ گاہوں میں حاضرین کی تعداد خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک لاکھ ایک ہزار سات سو تھی جبکہ ان اعداد و شمار میں وہ ہزاروں لوگ شامل نہیں جو جلسہ گاہ کے باہر بیٹھ کر جلسہ سن رہے تھے۔ اور وہ ہزارہا احباب بھی اس میں شامل نہیں (جن میں زیادہ تر دیہات کے دوست ہیں) جو جلسہ کے سلسلہ میں اپنی اپنی ڈیوٹیوں پر تھے۔ اگر ان سب کو شامل کیا جائے تو جلسہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد خدا کے فضل سے سوا لاکھ سے بھی زیادہ ہو جاتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ

خدا تعالیٰ کا ایک اور فضل

۲۷، ۲۸ر دسمبر کی درمیانی شب کو ایک لمبے عرصہ کے بعد ربوہ میں مطلع ابر آلود ہو گیا اور بوندا باندی شروع ہو گئی جس کا سلسلہ ۲۸ر دسمبر کو جلسہ کی کارروائی کے آغاز کے بعد تک کم و بیش جاری رہا۔ اور گہرے بادل چھائے رہے لیکن جب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد اختتامی اجلاس شروع ہوا تو خدا کے فضل سے اچانک بادل چھٹ گئے اور موسم خوشگوار ہو گیا۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی اپنی تقریر کے آغاز میں اس کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آج صبح کے اجلاس کے وقت جب بارش ہو رہی تھی تو منتظمین نے مجھ سے پوچھا کہ آپ کا کیا پروگرام ہوگا۔ مجھے شبہ ہوا کہ گویا وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اگر بارش ہوتی رہی تو شاید میں جلسہ میں نہیں جاؤں گا۔ میں نے انہیں کہا کہ اگر موسلا دھار بارش بھی ہوئی تو بھی میں ضرور جاؤں گا۔ اور اپنے ان بھائیوں کے ساتھ مل کر بارش کا مزا حاصل کروں گا جو بارش کے باوجود محض خدا کی رضا کی خاطر دین کی باتیں سنتے رہے۔ لیکن اس وقت جبکہ میں تقریر کے لئے آیا ہوں یہ خدا کا کتنا فضل ہے کہ موسم بڑا اچھا ہو گیا ہے۔ دوستوں نے خدا کی حمد میں نعرہ لگائیں چنانچہ پوری جلسہ گاہ نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھی۔

اختتامی اجلاس میں حضور ایدہ اللہ کا بصیرت افروز خطاب

۲۸ر فتح کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ جس کے بعد جلسہ کا اختتامی اجلاس شروع ہوا۔ کارروائی کا آغاز تلاوتِ قرآن پاک سے ہوا جو کہ مکرم حافظ قاری محمد عاشق صاحب نے کی بعد ازاں جناب ثاقب صاحب زیروی نے اپنی ایک نعتیہ نظم نہایت خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنائی اس نظم کے پڑھے جانے کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس پاکیزہ منظوم کلام میں سے چند اشعار پڑھ کر سنائے جس کا ایک شعر یہ ہے ؎

حمد و ثنا اسی کو جو ذاتِ جاودانی ✿ ہمسر نہیں ہے اس کا کوئی نہ کوئی ثانی

بعد ازاں دو بجکر چالیس منٹ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشہد و تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے ساتھ اپنا بصیرت افروز اختتامی خطاب شروع فرمایا جس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ اسلام ایک کامل مذہب ہے۔ خود اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ کے الفاظ میں اس کا اعلان کیا ہے لیکن جیسا کہ عام طور پر سمجھا جاتا ہے یہ کامل مذہب محض چند باتوں کا نام نہیں ہے بلکہ پوری انسانی قوتوں کا احاطہ کئے ہوئے ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے بنیادی طور پر اسلام دو چیزوں پر مشتمل ہے (۱) حقوق اللہ (۲) حقوق العباد۔ ان دونوں حقوق کو اگر انسان پورے طور پر ادا کرے تو پھر وہ کامل طور پر مسلمان بن سکتا ہے۔ جہاں تک حقوق اللہ کا تعلق ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بتایا ہے کہ اگر انسان اپنی تمام طاقتوں کو خدا تعالیٰ کے لئے وقف کر دے اور جان نہیں بلکہ اپنی پوری زندگی اس راہ میں لگا دے تو پھر وہ کہہ سکتا ہے کہ اس نے خدا تعالیٰ کا حق ادا کر دیا ہے۔

دوسرا حصہ حقوق العباد کی ادائیگی کا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھے خدا نے مکارمِ اخلاق کو کامل کرنے کے لئے بھیجا ہے مطلب یہ کہ قرآنی تعلیم اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ انسانی زندگی کے ہر شعبے اور ہر پہلو میں ہماری راہ نمائی کرتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اسلامی آداب و اخلاق کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے معرکہ آرا لیکچر "اسلامی اصول کی فلاسفی" کی روشنی میں قدرے تفصیل سے بتایا کہ انسان کو خدا تعالیٰ نے جو مختلف جسمانی، ذہنی، اخلاقی اور روحانی قوتیں دی ہیں ان کے بارہ میں اسلام ہمیں کس طرح تفصیلی ہدایات دیتا ہے پہلے وحشیانہ حالت سے اٹھا کر انسان بناتا ہے، ابتدائی اخلاق سکھاتا ہے۔ اور آخر میں اسے باخدا بنا کر روحانی ترقی کے اعلیٰ مدارج حاصل کرنے کے قابل بنا دیتا ہے اس ضمن میں حضور نے دو بنیادی اخلاق کا ذکر کیا۔ یعنی ترکِ شر اور ایصالِ خیر اور اسلامی آداب و اخلاق کو مثالوں کے ذریعہ واضح کرنے کے بعد بتایا کہ اسلام انسان کو چھوٹے سے چھوٹے معاملہ سے لے کر بڑی سے بڑی چیز تک میں ہماری راہ نمائی کرتا ہے۔ وہ کھانے پینے چلنے پھرنے اور باتیں کرنے کے آداب بھی سکھاتا ہے۔ اور پھر انسان کو باخدا انسان بنانے کی طرف راہنمائی کرتا ہے ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم ان تمام اسلامی آداب و اخلاق کو پہلے سمجھیں اور سیکھیں اور پھر ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں کیونکہ اس کے بغیر نہ ہم خدا تعالیٰ کا پیار حاصل کر سکتے ہیں اور نہ دنیا میں اسلام کو قائم کر سکتے ہیں۔ یہ درست ہے کہ غلبۂ اسلام بہر حال مقدر ہے۔ لیکن یہ کام فرشتوں نے آکر نہیں کرنا یہ ہمیں نے کرنا ہے اور اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم صحیح ذرائع اختیار کریں پہلے خود اسلامی اخلاق و آداب کو سیکھیں اور پھر اپنی اولاد کو سکھائیں اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں حضور نے فرمایا۔ میں اس وقت اس عظیم عملی اور تربیتی جہاد کا اعلان کرتا ہوں کہ ہماری جماعت کو فوری طور پر اسلامی اخلاق و آداب کو مدوّن کرنے کے لئے ایسے علماء مقرر کر دینے چاہئیں۔ جو اس بارہ میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے سارے ارشادات کو اکٹھا کریں اور

پھر انہیں جماعت کے مردوں، عورتوں، بچوں، بوڑھوں اور نوجوانوں کے سامنے ایسے طور پر پیش کریں کہ وہ ان سے اچھی طرح واقف ہو جائیں اور پھر ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ جماعت کے دوستوں کو چاہیئے کہ وہ اس کے لئے ابھی سے تیار ہو جائیں اور اپنی کمریں کس لیں۔ ہمیں پہلے اپنی فکر کرنی چاہیئے پھر اپنی عورتوں اور آئندہ نسلوں کی فکر کرنی چاہیئے۔ خدا کرے کہ ہم اس میں کامیاب ہو جائیں۔ اور اپنی اجتماعی اور انفرادی زندگیوں کو ایسے طور پر ڈھال لیں کہ ان میں اسلامی آداب و اخلاق کا نمونہ نظر آئے۔

اجتماعی دُعا

آخر میں حضور نے فرمایا اب ہم (اجتماعی) دُعا کریں گے۔ ہماری دعا میں ساری دنیا کے انسان شامل ہونے چاہئیں۔ روس میں بسنے والے دہریہ بھی۔ اور سرمایہ دار ممالک میں رہنے والے انسان بھی کہ خدا انہیں سمجھ اور عقل اور نورِ بصیرت دے۔ دنیا میں رہنے والے اپنے ہاتھ سے ایسے سامان پیدا کر رہے ہیں جو دنیا میں تباہی کا موجب بن سکتے ہیں دُعا کرو کہ خدا تعالیٰ انہیں بھی سمجھ عطا فرمائے پھر وہ مسلمان ہیں جن کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ؎

اے دلِ تو نیز خاطرِ ایناں نگاہ دار ٭ کآخر کنند دعویٔ حُبِّ پیمبرم

دُعا کرو کہ خدا تعالیٰ انہیں بھی اسلام کا حقیقی درد اور پیار عطا فرمائے۔ آمین

حضور نے فرمایا پھر ہماری جماعت ہے۔ جو دنیا کی دھتکاری ہوئی ہے۔ ہر قسم کے جھوٹے اعتراض اس پر کئے جاتے ہیں اور اسے گردن زدنی قرار دیا جاتا ہے۔ اگر اسلام کو زندہ کرنے کے لئے ہماری گردنوں کی ضرورت ہو تو خدا کی قسم ہم اپنی گردنیں کٹوانے کے لئے بھی تیار ہیں۔ (نعرہ ہائے تکبیر) لیکن خدا کی بشارتیں ہمیں بتاتی ہیں کہ ہم مرنے کے لئے نہیں۔ بلکہ زندہ رہنے اور زندہ کرنے کے لئے قائم کئے گئے ہیں ہم شکست کے لئے نہیں بلکہ کامیابی کے لئے پیدا کئے گئے ہیں خدا تعالیٰ نے ناکامی کا خمیر ہی ہماری سرشت میں نہیں رکھا ہم دُکھ کے لئے نہیں سکھ دینے کے لئے اور مارنے کے لئے نہیں بلکہ زندہ کرنے کے لئے پیدا کئے گئے ہیں دنیا ہم سے جو چاہے سلوک کرے، ہم اپنی طرف سے اس کی بہتری اور بھلائی کے لئے انتہائی کوشش کریں گے۔

اس کے بعد حضور نے پُرسوز اجتماعی دُعا کرائی اور پھر احباب جماعت کو السلام و علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہہ کر دُعاؤں کے ساتھ رخصت کیا اور اس طرح جماعت احمدیہ کا یہ بابرکت تراسی واں جلسہ سالانہ بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔

جلسہ سالانہ ربوہ کے موقعہ پر
خواتین کے جلسہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب کا خلاصہ

ربوہ ـــــ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ ربوہ کے درمیانی روز بتاریخ ۲۷ر دسمبر ۱۹۷۱ء کو احمدیہ جماعت کی خواتین کے جلسہ سے بھی خطاب فرمایا۔ سوا گیارہ بجے حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تشریف لائے۔ آپ کے تشریف فرما ہونے کے بعد محترمہ ملیحہ ثمین صاحبہ نے تلاوتِ قرآنِ مجید کی۔ نظم کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی پُرشفقت انداز سے خواتین کو نوازا حضور نے تشہد و تعوذ کے بعد سورۃ النحل کی آیات

مَاعِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَاعِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ؕ وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ صَبَرُوْٓا اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَاكَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَاكَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ (النحل: ۹۷، ۹۸)

تلاوت کیں اور فرمایا کہ ہر انسان جو دنیا چھوڑتا ہے دنیا کی دولت، رشتے اور سارے تعلقات چھوڑ کر یہاں سے کوچ کر جاتا ہے اور دوسرے جہان میں خالی ہاتھ پہنچتا ہے۔ اگر اس کا پیارا رب اس پر رحم کی نظر نہ کرے تو اس کے لئے ہلاکت ہی ہلاکت ہے۔ بعض اوقات انسان کو مال کی قربانی بھی دینی پڑتی ہے اور جان کی بھی، رشتوں کی قربانی بھی دینی پڑتی ہے۔ اور جذبات و تعلقات کی بھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اگر میرے بندوں پر اس قسم کے ابتلاء آئیں اور وہ صبر کریں تو صبر کرنے والوں کو میں بہترین اجر دوں گا۔ اس لئے حقیقی مومن مشکلات میں صبر کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کرتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کی راہ میں پیش آنے والے مصائب کو صبر سے برداشت کرتے ہیں۔

آپ نے جماعتِ احمدیہ کے جذبۂ صبر کو سراہتے ہوئے فرمایا کہ حیاتِ طیبہ کا وارث صرف اللہ تعالیٰ ہی بنا سکتا ہے اس لئے اپنی ذمہ داریوں کو جو اللہ تعالیٰ نے آپ پر ۴

۴ ڈالی ہیں مدِّنظر رکھتے ہوئے اعمالِ صالحہ بجا لائیں اور حیاتِ طیبہ کی وارث بن جائیں۔

آپ نے پردہ کی سختی سے تنبیہہ کرتے ہوئے احمدی عورتوں کو احکاماتِ الٰہی کی مکمل طور پر پابندی کرنے کی تلقین کی۔ نیز دُعاؤں میں لگے رہنے اور اللہ تعالیٰ سے یہ توفیق مانگنے کی طرف توجہ دلائی کہ وہ ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے

اس ایمان افروز خطاب کے بعد حضور نے دُعا کرائی اور تقریباً پونے بارہ بجے حضور ایدہ اللہ کے تشریف لے جانے کے ساتھ ہی خواتین کا یہ پہلا اجلاس بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔

خلاصہ خطبہ جمعہ

ربوہ ۳۰ر صلح۔ آج بروز جمعۃ المبارک مسجد اقصیٰ میں نمازِ جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھائی حضور نے خطبہ جمعہ میں فرمایا:۔

جیسا کہ اخبار پڑھنے والے احباب جانتے ہیں آجکل پھر جماعتِ احمدیہ کے خلاف بہت شور مچایا جا رہا ہے کہا جاتا ہے کہ احمدی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کیوں کہتے ہیں، قرآن پاک کو آخری شریعت کیوں کہتے ہیں، اذان کیوں دیتے ہیں۔ اسی طرح خدائے واحد کا نام کیوں بلند کرتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔

حضور نے فرمایا جب مخالفت شدت اختیار کر جائے تو ایسے وقت میں ہمیں وہی راہ اختیار کرنی چاہیئے جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں آپ کے عظیم روحانی فرزند حضرت مہدی معہود علیہ السلام نے اختیار کی اور وہ راہ یہ ہے کہ ؎

عدو جب بڑھ گیا شور و فغاں میں
نہاں ہم ہو گئے یارِ نہاں میں

(حضرت مسیح موعودؑ)

یہ راہ دراصل قرآن کریم کی ہی بعض آیات کی تفسیر پر مبنی ہے۔ قرآن نے ہمیں دُعا کی طرف متوجہ کیا ہے۔ اور بتایا ہے کہ ایسے وقت میں غصے میں نہیں آنا۔ ایسا طریق اختیار نہیں کرنا جس سے فتنہ پیدا ہو۔ بلکہ خدا تعالیٰ کے پیار کی چادر میں اپنے آپ کو نہاں کر لینا چاہیئے تاکہ خدا خود ہمارا متولی ہو جائے۔ اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا (البقرہ) اور ہم اولیاء اللہ میں شامل ہو جائیں حضور نے فرمایا یہ بہت بڑا مقام ہے مگر اسے حاصل کرنے کے لئے اپنے نفس کو مارنا اور خدا کے سوا ہر دوسری چیز سے انقطاع ضروری ہے۔ یہ مقام انتہائی عاجزانہ دُعاؤں سے حاصل ہوتا ہے۔ دُعا سے خدا کی صفاتِ کاملہ کی معرفت حاصل ہوتی ہے اور معرفت سے محبت پیدا ہوتی ہے اور یہ محبت جب انتہا کو پہنچتی ہے تو پھر یارِ نہاں میں نہاں ہو جانے کا مقام حاصل ہو جاتا ہے بس دُعائیں کرو اور بہت دُعائیں کرو تاکہ تمہیں معرفت اور محبتِ الٰہیہ حاصل ہو جائے اور تم ان اولیاء اللہ میں شامل ہو جاؤ جن کے مقابلہ میں مخالفت اور شور و شر بے نتیجہ اور بے اثر ہو کر رہ جاتے ہیں۔

حضور نے فرمایا حقیقی معرفت کے حصول کے لئے بھی دُعائیں کرو اور اس مقصد کے پورا ہونے کے لئے بھی بہت دعائیں کرو جس کے لئے ہماری جماعت قائم کی گئی ہے یعنی تمام ادیان باطلہ پر غلبۂ اسلام۔ خدا تعالیٰ خود دنیا کی ہدایت کے سامان پیدا فرمائے اور ہمیں دنیا کے لئے ایک نمونہ بننے اور خدا تعالیٰ کی ایسی معرفت اور محبتِ حاصل کرنے کی توفیق بخشے جس کے بعد خدا تعالیٰ خود ہمارا متولی بن جائے، ہمیں سوائے خدا کے اور کچھ بھی نظر نہ آئے گویا ہم یارِ نہاں میں نہاں ہو جائیں

اخبار قادیان

مورخہ ۹ر فروری کو مکرم مستری دین محمد صاحب ننگلی درویش کی بڑی لڑکی بسلسلہ شادی بذریعہ واہگہ بارڈر پاکستان روانہ ہو گئیں مورخہ ۵ ار فروری کو محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ قادیان نے ان کے ہاں اجتماعی دعا کرائی ٭۔۔ مکرم بھائی عبدالرحیم صاحب دیانت درویش کے دائیں ہاتھ پر ایک ماہ قبل چھوٹی سی پھنسی ہوئی لیکن بعد میں زخم زیادہ ہو گیا۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے مشورہ پر امرتسر تار ورڈ کا معائنہ کرایا گیا تو معلوم ہوا کہ شوگر کی وجہ سے زخم مندمل نہیں ہو رہا۔ اب شوگر کنٹرول کر کے مناسب علاج جاری ہے۔ زخم کافی حد تک مندمل ہو چکا ہے احباب کامل صحت کیلئے دُعا فرمائیں۔ ٭۔۔ مورخہ ۱۴ر فروری کو مکرم سید منیر احمد صاحب (بہنوئی مکرم شبیر احمد خان صاحب درویش) ابوظہبی سے زیارت مقامات مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے اور مورخہ ۱۶ر کو واپس تشریف لے گئے۔ ٭۔۔ مکرم انصار احمد صاحب تنویر کا لڑکا کمال دکا بچے ہسپتال امرتسر میں زیر علاج ہے اور کافی افاقہ ہے احباب کامل صحت کیلئے دُعا فرمائیں۔ ٭۔۔ مکرم مستری دین محمد صاحب ننگلی درویش کے والد محترم چوہدری محمد عبداللہ صاحب بجو والا چک نمبر ۱۰۱ ضلع لائلپور میں مورخہ ۱۲ر جنوری ۱۹۷۲ء کو وفات پا گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون احباب ان کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دُعا فرمائیں۔

"مصلح موعود" سے متعلق چند ضروری معلومات

بطرزِ سوال وجواب

مرتبہ : محمد حفیظ بقاپوری

چند سال گزرے قادیان میں یوم مصلح موعودؓ کے موقعہ پر مقامی خدام کی دینی معلومات کا ایک انعامی مقابلہ ہوا۔ اس مقابلہ میں دیگر دینی باتوں کے علاوہ تقریب کی مناسبت سے "مصلح موعود" سے متعلق بھی بعض معلوماتی سوالات دریافت کئے جانے طے ہوئے اور یہ خدمت، راقم الحروف کے سپرد ہوئی۔ کسی قدر ترمیم و اصلاح کے ساتھ وہی سوالات مع مختصر جوابات کے افادۂ احباب کی غرض سے ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ طوالت سے بچنے کے لئے آخر میں بعض سوالات کے جوابات چھوڑ دیئے گئے ہیں اور توقع کی گئی ہے کہ احباب تھوڑے سے غور و فکر اور ذاتی مطالعہ کے ساتھ ان کے جواب خود ہی تیار کر سکتے ہیں ——— ایڈیٹر

س ۱ ۔ حضرت اقدسؓ نے باضابطہ طور پر مصلح موعود ہونے کا دعویٰ کس سنہ میں کیا ؟

ج ۔ حضرت مصلح موعودؓ نے خدا تعالیٰ سے الہام پاکر ۲۸ جنوری ۱۹۴۴ء کو خطبہ جمعہ میں مسجد اقصیٰ قادیان میں مصلح موعود ہونے کا اظہار فرمایا ۔

س ۲ ۔ حضرت مصلح موعودؓ کی تاریخ پیدائش اور تاریخ وفات بتاؤ ۔

ج ۔ حضرت مصلح موعودؓ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو پیدا ہوئے اور ۸ نومبر ۱۹۶۵ء کو فوت ہوئے

س ۳ ۔ حضرت اقدسؓ کس تاریخ کو مسندِ خلافت پر متمکن ہوئے ۔ اور خلافتِ ثانیہ کی پہلی بیعت کس مقام پر ہوئی ؟

ج ۔ حضرت خلیفہ اوّلؓ کی وفات کے بعد بتاریخ ۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء، مسجد نور میں خلافتِ ثانیہ کا انتخاب ہوا اور اسی جگہ حضورؓ نے موجود الوقت احباب جماعت کی بیعتِ خلافت لی۔ سب سے پہلے مولوی عبید اللہ صاحب مبلغ ماریشس اور دوسرے نمبر پر حضرت مولانا سید سرور شاہ صاحب نے بیعت کی ۔

س ۴ ۔ حضرت مصلح موعودؓ نے کس تاریخ کو قادیان سے ہجرت کی ؟

ج ۔ حضرت مصلح موعودؓ نے پیش آمدہ حالات کے ماتحت مورخہ ۳۱ اگست ۱۹۴۷ء کو قادیان سے ہجرت کی ۔

س ۵ ۔ ربوہ شریف کی تعمیر کا آغاز کس سنہ میں ہوا ۔

ج ۔ ربوہ شریف کی تعمیر کا آغاز ۲۰ ستمبر ۱۹۴۸ء میں ہوا ۔

س ۶ ۔ حضرت مصلح موعودؓ کے زمانہ میں وہ کونسا جلسہ سالانہ تھا جس میں شریک ہونے والے احباب جماعت کی تعداد صرف سوا تین سو تھی ۔

ج ۔ حضرت مصلح موعودؓ کے زمانہ میں ۱۹۴۷ء میں جو سالانہ جلسہ قادیان میں منعقد ہوا اُس میں حالات کی مجبوری کے سبب صرف سوا تین سو درویشان ہی شریک ہوئے ۔

س ۷ ۔ حضرت مصلح موعودؓ خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے کسی مشہور اُستاد کا نام بتائیں ۔

ج ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے حضرت مولانا نورالدین صاحب خلیفہ اوّلؓ سے تعلیم حاصل کی

س ۸ ۔ حضرت مصلح موعودؓ کے ازواج میں کون کون اس وقت زندہ ہیں ان کے نام لیں ۔

ج ۔ حضرت مصلح موعودؓ کے دو حرم اس وقت بفضلہٖ تعالیٰ زندہ ہیں اور ربوہ میں قیام فرما ہیں۔ یعنی (۱) حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ (ام متین صاحبہ) (۲) حضرت سیدہ بشریٰ صاحبہ (مہر آپا صاحبہ)

س ۹ ۔ حضرت مصلح موعودؓ کے ان ازواج کے نام بتایئے جو قادیان کے مقبرہ بہشتی میں مدفون ہیں

ج ۔ (۱) حضرت سیدہ امۃ الحی صاحبہؓ (۲) حضرت سیدہ سارہ بیگم صاحبہ (ام مرزا رفیع احمد صاحبہ) (۳) حضرت سیدہ مریم بیگم صاحبہ (ام طاہر صاحبہ)

س ۱۰ ۔ ربوہ شریف میں حضرت مصلح موعودؓ کی مدفون ازواج کے اسماء گرامی بتائیں ۔

ج ۔ (۱) حضرت سیدہ ام ناصر احمد صاحبہ (۲) حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ ۔

س ۱۱ ۔ حضرت مصلح موعودؓ کس سنہ میں حج بیت اللہ شریف سے مشرف ہوئے ؟

ج ۔ سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے ۱۹۱۲ء میں خلافتِ اولیٰ کے زمانہ میں بیت اللہ شریف کا حج فرمایا ۔

س ۱۲ ۔ حضرت مصلح موعودؓ انگلستان کتنی بار اور کب تشریف لے گئے اور کس غرض سے ؟

ج ۔ دو بار ۔ پہلی مرتبہ ۱۹۲۴ء میں ویمبلے کانفرنس میں لیکچر دینے کے لئے ۔ چنانچہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام پر تقریر فرمائی ۔ راستے میں مصر شام اور فلسطین میں بھی تھوڑا تھوڑا قیام فرمایا دوسری بار ۱۹۵۵ء میں ایک تو حضورؓ اپنے علاج کے سلسلہ میں تشریف لے گئے ۔ دوسرے اسی سفر کے دوران حضورؓ نے یورپ کے احمدیہ مشنز کا بھی دورہ فرمایا ۔

س ۱۳ ۔ حضرت مصلح موعودؓ نے یورپ کے کن کن ملکوں کی سیاحت کی ؟

ج ۔ (۱) انگلستان (۲) فرانس (۳) سوئٹزرلینڈ (۴) جرمنی (۵) ہالینڈ

س ۱۴ ۔ حضرت مصلح موعودؓ نے بیرونی ممالک میں سے کس مسجد کا سنگِ بنیاد اپنے مبارک ہاتھوں سے رکھا ؟

ج ۔ ۱۹۲۴ء میں جب حضورؓ ویمبلے کانفرنس میں شرکت کے لئے انگلستان تشریف لے گئے تو اسی موقعہ پر حضور نے مورخہ ۱۹ اکتوبر ۱۹۲۴ء کو مسجد فضل لندن کا سنگِ بنیاد اپنے مبارک ہاتھوں سے رکھا ۔

س ۱۵ ۔ وہ کونسا الہام ہے جو ایک ہی رات میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی ہوا اور حضرت مصلح موعودؓ کو بھی ؟

ج ۔ ۲۸ اپریل ۱۹۰۵ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا اِنّی مع الافواج اٰتیک بغتۃً ۔ اسی شب کو حضرت مصلح موعودؓ نے خواب میں دیکھا کہ حضرت مسیح موعود کو اِنّی مع الافواج اٰتیک بغتۃً الہام ہوا ہے صبح اٹھ کر ذکر کیا تو معلوم ہوا کہ بے شک یہ الہام ہوا ہے ۔ (تذکرہ صفحہ ۵۳۳)

س ۱۶ ۔ خلیفہ ثانی ہونے کے علاوہ کوئی اور بات بتائیں جس میں حضرت مصلح موعودؓ کی حضرت عمرؓ سے مشابہت نکلتی ہو ۔

ج ۔ (۱) حضرت عمرؓ کی طرح آپؓ پر بھی قاتلانہ حملہ ہوا ۔ یہ حملہ بتاریخ ۱۰ مارچ ۱۹۵۴ء بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں ہوا ۔

(۲) جس طرح حضرت عمرؓ نے سن ہجری قمری کیلنڈر جاری کیا اسی طرح حضرت مصلح موعودؓ نے سنہ ہجری شمسی کا کیلنڈر ۱۹۳۹ء میں جاری فرمایا

س ۱۷ ۔ قادیان یا قادیان کے رہنے والوں کے متعلق حضرت مصلح موعودؓ کا کوئی الہام سناؤ

ج ۔ مبارک ہو قادیان کی غریب جماعت تم پر خلافت کی رحمتیں یا برکتیں نازل ہوتی ہیں ۔ (منصب خلافت صفحہ ۴۳)

س ۱۸ ۔ حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کون تھے ۔ انہوں نے کب بیعت کی اور ان کی بیعت کے ساتھ کونسی پیشگوئی پوری ہوئی ؟

ج ۔ حضرت مرزا سلطان احمد صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پہلی زوجہ کے بطن سے صاحبزادے تھے، ۲۵ نومبر ۱۹۳۰ء کو حضورؓ کی بیعت کر کے داخلِ سلسلہ ہوئے ۔ اس طرح حضورؓ تین کو چار کرنے والے بنے ۔ یعنی پہلے آپ تین زندہ بھائی احمدیت میں داخل تھے ۔ حضورؓ نے آپ کی بیعت قبول کر کے اس تعداد کو چار بنا دیا ۔

س ۱۹ ۔ اہلِ پیغام کے متعلق حضرت مصلح موعودؓ کا کوئی الہام سناؤ ۔ یا حضورؓ کا کوئی شعر سناؤ جس میں اہلِ پیغام کے متعلق خدائی وعدہ کا ذکر ہو

ج ۔ ۱۔ لنمزقنھم ۲۔ ؎

پھر تو جتنی جماعت ہے میری بیعت میں
باندھ لو ساروں کو تم مکروں کی زنجیروں میں
پھر بھی مغلوب رہو گے میرے تا یوم البعث
ہے یہ تقدیر خداوند کی تقدیروں سے

س ۲۰ ۔ حضرت مصلح موعودؓ کے بارہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس شعر کی تشریح کریں ؎

کروں گا دُور اس ماہ سے اندھیرا
دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا

ج ۔ (ہر احمدی سوچ کر بتا سکتا ہے)

س ۲۱ ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے دعویٰ مصلح موعود فرمانے کے بعد جو پہلی نظم کہی اس کا پہلا شعر کیا ہے ؟

ج ۔ جو فضل تیرا یارب یا کوئی ابتلاء ہو
راضی ہیں ہم اُسی میں جس میں تیری رضا ہو

یہ نظم اپریل ۱۹۴۴ء میں شائع ہوئی اور کلامِ محمود میں شامل ہے ۔

س ۲۲ ۔ حضرت مصلح موعودؓ کے عربی منظوم کلام کا کوئی حصہ یاد ہو تو سنائیں ۔

ج ۔ (۱) حضرت سیدہ ام طاہر مرحومہ کی یاد میں عربی اشعار ؎

آبکی علیک کلّ یوم و لیلۃ
ارثیک یا زوجی بقلب دامی
یارب صاحبھا بلطفک دائما
واجعل لھا ماویً بقرب سامی

(۲) فیضانِ محمدیؐ کے متعلق ۲۳ جنوری ۱۹۴۵ء کو

کم نوّر وجہ النبی صحابہ
کالفلک ضاء سطحھا بنجومھا

(۳) خدا کی یاد میں بموقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۴۷ء

یارازق الثقلین این جنابک
جئناک راجین لبعض نداک
لمّا یئست و قلت این نجاتی
قالت عنایتہ ھناک ھناک

س ۲۳ ۔ ۱۹۴۴ء میں کون کون سے اہم واقعات و حادثات ہوئے ؟

ج ۔ (۱) مورخہ ۶ جنوری ۱۹۴۴ء کو لاہور میں آپؓ پر پیشگوئی مصلح موعود کے مصداق ہونے کا انکشاف ہوا ۔ اور ۲۸ جنوری ۱۹۴۴ء کو خطبہ جمعہ میں حضورؓ نے دعویٰ فرمایا ۔

(۲) مورخہ ۵ مارچ ۱۹۴۴ء کو حضرت ام طاہر صاحبہ مرحومہ کی وفات ہوئی ۔ اور اسی سانحہ کے بعد حضورؓ نے مزار حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر جاکر چالیس روز لگاتار دعا کرنے کا التزام فرمایا ۔

(۳) ۲۰ فروری ۱۹۴۴ء کو ہوشیار پور میں جلسہ مصلح موعود اور حضورؓ کی شرکت (۴) ۱۲ مارچ کو لاہور میں

جلسہ مصلح موعود۔ (۵)۔ ۲۳؍مارچ کو لدھیانہ میں جلسہ مصلح موعود (۶) ۱۶؍اپریل کو دہلی میں جلسہ مصلح موعود (۷) اسی دوران مورخہ ۱۷؍مارچ ۱۹۴۴ء کو حضرت میر محمد اسحٰق صاحبؓ کی وفات ہوئی۔

س ۲۴ - حضرت مصلح موعودؓ کا کوئی الہام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق بتاؤ۔

ج - فرمایا: "خدا تعالیٰ نے مجھے خبر دی ہے کہ مَیں تجھے ایک ایسا لڑکا دوں گا جو دین کا ناصر ہوگا۔ اور اسلام کی خدمت پر کمربستہ ہوگا۔"
(الفضل ۸؍اپریل ۱۹۱۵ء)

س ۲۵ - حضرت مصلح موعودؓ کے ذریعہ کون کونسی انجمن کا قیام عمل میں آیا۔ ان کے دائرہ عمل کے متعلق روشنی ڈالیں۔

ج (۱) انجمن تحریک جدید ۱۹۳۴ء میں (۲) انجمن وقف جدید ۱۹۵۷ء میں۔ اول الذکر بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام و احمدیت کا کام سرانجام دیتی ہے جبکہ ثانی الذکر انجمن اندرون ملک میں مسلمانوں کی تربیت کرتی ہے۔

س ۲۶ - منارۃ المسیح کی چار منزلہ خوبصورت عمارت کی تکمیل کس کے ذریعہ اور کب عمل میں آئی۔

ج - سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کے ذریعہ ۱۹۱۶ء میں۔

س ۲۷ - حضورؓ نے جماعت میں باقاعدہ مبلغ کس سنہ میں مقرر فرمائے اور سب سے پہلے کون کون مبلغ مقرر کئے گئے؟

ج - حضرت مصلح موعودؓ نے جماعت میں ۱۹۲۲ء میں باقاعدہ مبلّغین مقرر فرمائے۔ سب سے پہلے دو مبلغ مولانا غلام رسول صاحب راجیکی اور مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری مقرر ہوئے۔
(ملاحظہ ہو رسالہ نجات)

س ۲۸ - سلسلہ کے مشہور آرگن "الفضل" کا اجراء کب ہوا؟

ج - اخبار الفضل کا اجراء ۱۹۱۳ء کے وسط میں خلافت اولیٰ کے زمانہ میں حضرت مصلح موعودؓ کے ذریعہ عمل میں آیا۔

س ۲۹ - انگلستان میں مبلغ کے طور پر سب سے پہلے کون بزرگ تشریف لے گئے۔ اور کب نیز کس نے خرچ برداشت کیا؟

ج - مجلس انصار اللہ کی طرف سے چوہدری فتح محمد صاحب سیال کو ۲۸؍جون ۱۹۱۳ء کو بھجوایا گیا۔ یہ مجلس اُس زمانہ میں تبلیغی اغراض کے ماتحت حضرت مصلح موعودؓ ہی نے قائم فرمائی تھی۔

س ۳۰ - امریکہ اور افریقہ میں کس کس سنہ میں تبلیغ اسلام کا جماعت احمدیہ کے ذریعہ آغاز ہوا

ج - حضرت مصلح موعودؓ کی قیادت میں امریکہ میں ۱۹۱۹ء میں حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ بغرض تبلیغ تشریف لے گئے۔ اور ۱۹۲۳ء تک یہ فریضہ سرانجام دیتے رہے۔ مغربی افریقہ کے ملک نائیجیریا اور گولڈ کوسٹ (موجودہ غانا) میں تبلیغ کے لئے مولانا عبدالرحیم صاحب نیّر ۱۹۲۱ء میں تشریف لے گئے۔ اور اس تاریک براعظم میں اسلام اور احمدیت کے انوار کی اشاعت کا کام شروع کیا۔

س ۳۱ - مسندِ خلافت پر متمکن ہونے سے قبل حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفہ اوّلؓ کے زمانہ میں حضرت مصلح موعودؓ کے کیا کیا مشاغل تھے؟

ج - (۱) مجلس تشحیذ الاذہان اور رسالہ تشحیذ الاذہان جاری کیا۔ (۲) صدر انجمن احمدیہ کے ممبر بنائے گئے (۳) مجلس انصار اللہ کا قیام ۱۹۱۱ء میں حضرت خلیفہ اوّلؓ کی اجازت سے (۴) الفضل کی ایڈیٹری کا کام (۵) خلافتِ اولیٰ کے زمانہ میں صدر انجمن احمدیہ کے پریذیڈنٹ بھی تھے۔ (۶) صدر انجمن احمدیہ کے انتظام میں کئی صیغوں کے آنریری انچارج رہے مثلاً لنگرخانہ اور مدرسہ احمدیہ نمایاں ہیں (۷) مختلف مقامات میں تبلیغ کے لئے تشریف لے جاتے رہے۔

س ۳۲ - حضرت مصلح موعودؓ کے زمانہ میں کون کونسی غیر معمولی جنگیں ہوئیں اور کب؟

ج - جنگ عظیم اوّل جو ۱۸ء میں ختم ہوئی۔ (۲) جنگ عظیم دوم ۳۹ء سے شروع ہو کر ۴۵ء تک رہی۔ (۳) ہند و پاک کی جنگ جو ستمبر ۶۵ء میں ہوئی۔ اور ۱۷ دن جاری رہی۔

س ۳۳ - جماعت احمدیہ میں قضاء کا باقاعدہ نظام کس سنہ میں جاری ہوا؟ اسی طرح مجلس مشاورت کا قیام کس سنہ میں عمل میں آیا؟

ج - حضرت مصلح موعودؓ کے حکم سے جماعت احمدیہ میں صیغہ قضاء کا قیام ۱۹۱۹ء میں اور ارشاد خداوندی وامرھم شوریٰ بینھم کی تعمیل میں حضورؓ نے جماعت احمدیہ میں مجلس مشاورت کا قیام ۱۹۲۲ء میں فرمایا۔

س ۳۴ - سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے جماعت کے مرکزی نظم و نسق میں کس قسم کی اصلاح فرمائی۔

ج - ناظر اعلیٰ اور نظارتوں کا قیام فرمایا۔ پہلے یہ انتظام صدر انجمن احمدیہ سے علیحدہ تھا۔ مگر ۲۵ء میں دونوں کو مدغم کر دیا۔ اور ناظروں کی ذمہ وارانہ پوزیشن جدید نظام کے مطابق قائم ہوگئی۔

س ۳۵ - ارتداد ملکانہ یا ملکانوں کی شدھی کے متعلق آپ کیا جانتے ہیں۔ کس سنہ میں اس کا زور رہا اور حضرت مصلح موعودؓ نے اس کے لئے کیا کچھ عملی جدوجہد فرمائی؟

ج - ۱۹۲۲ء اور ۱۹۲۳ء میں یہ فتنہ یوپی کے اضلاع آگرہ۔ مین پوری۔ علی گڑھ اور ملحقہ ریاست ہائے بھرت پور۔ الور وغیرہ میں زوروں پر تھا۔ وہاں کے اصل باشندے جو مسلمان تھے ان کو ہندو اپنے مذہب میں داخل کر رہے تھے۔ چنانچہ ۱۹۲۲-۲۳ء میں حضورؓ نے اس علاقہ میں کثرت سے آنریری مبلغ بھیج کر اسلام کی ایک مہم جاری فرمائی۔ حضور کی اپیل پر جماعت میں سے سینکڑوں آنریری مبلغ میدانِ عمل میں آئے۔ حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے اس مہم کے انچارج تھے۔ چنانچہ چند ماہ کی مسلسل تبلیغی جدوجہد کے نتیجہ میں شدھی کی رَو کو قطعی طور پر روک دیا گیا۔

س ۳۶ - حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا ہے کہ یسافر المسیح الموعود او خلیفۃ من خلفائہ الیٰ ارض دمشق۔ حضرت مصلح موعودؓ کے ذریعہ یہ بات کس طرح اور کب پوری ہوئی؟

ج - ۱۹۲۴ء کو جب حضور ولایت تشریف لے گئے۔ تو راستے میں حضورؓ نے مصر۔ شام اور فلسطین میں تھوڑا تھوڑا قیام فرمایا۔ دمشق میں ایک لطیف واقعہ پیش آیا۔ جس ہوٹل میں آپ نے قیام فرمایا وہ دمشق کے شرقی حصہ میں تھا۔ اور آپ کے ہوٹل کے عین سامنے ایک خوبصورت سفید منارہ بھی کھڑا تھا۔ اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ پیشگوئی ظاہری طور پر پوری ہوگئی جس میں بتایا گیا تھا کہ مسیح موعود دمشق کی شرقی جانب ایک سفید منار کے پاس اُترے گا۔ اور حضرت مسیح موعودؑ نے اس کی جو تشریح فرمائی تھی وہ اس سفر کے ساتھ ظاہری طور پر حضرت مصلح موعود کے ذریعہ پوری ہوگئی۔

س ۳۷ - حضرت مصلح موعودؓ کے زمانہ میں کابل کے اندر کس احمدی کو شہید کیا گیا اور کب؟

ج - ۱۹۲۴ء میں جب حضورؓ لنڈن میں تشریف فرما تھے کہ امیر امان اللہ خان کے حکم سے کابل میں مولوی نعمت اللہ صاحب کو نہایت بے رحمی اور بے دردی سے سنگسار کر دیا گیا۔

س ۳۸ - کیا آپ جانتے ہیں کہ روس کے مشہور شہر تاشقند کو تاریخ احمدیت میں بالخصوص زمانہ مصلح موعودؓ کے ساتھ بھی خاص تعلق ہے؟

ج - ۱۹۲۴ء میں جب حضورؓ ولایت کے سفر کے لئے تشریف لے گئے تو اُسی دن ایک وفد مولوی ظہور حسین صاحب اور مولوی محمد امین [illegible] خان صاحب جولائی ۱۹۲۴ء بخارا کی طرف روانہ ہوا۔ مولوی ظہور حسین صاحب کو ملک میں داخل ہوتے ہی گرفتار کر لیا گیا اور ایک لمبا عرصہ روسی جیل خانوں میں نہایت درجہ کی اذیتیں پہنچائی گئیں۔ ان اذیت ناک جیل خانوں میں تاشقند کا جیل خانہ بھی تھا جہاں مولوی صاحب نے باوجود تکلیف دہی کے جیل کی تاریک کوٹھڑیوں میں بھی تبلیغ کا سلسلہ جاری رکھا۔ اور بعض قیدیوں کو احمدی بنا لیا۔

س ۳۹ - بلادِ عربیہ میں سب سے پہلے کس ملک میں احمدی مبلغ بھیجے گئے اور کون کون سے؟

ج - ۱۹۲۵ء میں حضورؓ نے سید ولی اللہ شاہ صاحب اور مولانا جلال الدین صاحب شمس کو ملک شام کی طرف روانہ کیا گیا۔ جنہوں نے دمشق میں اپنا مرکز قائم کر کے کام شروع کیا۔ اسی جگہ مولانا شمس صاحب پر ایک شخص نے خنجر سے حملہ کر کے بُری طرح زخمی کر دیا۔ آپ کو ۱۹۲۶ء میں دمشق سے فرانسیسی حکومت کے حکم سے نکلنا پڑا اور آپ نے فلسطین میں تبلیغ شروع کر دی۔

س ۴۰ - فلسطین میں سلسلہ کے پہلے کون مبلغ کس سنہ میں گئے اور اب وہاں کس کی حکومت ہے

ج - حضرت مصلح موعودؓ کے حکم سے فلسطین میں ۱۹۲۶ء میں مولانا جلال الدین صاحب شمس پہنچے باقاعدہ مشن کا قیام عمل میں آیا۔ اس جگہ جماعت احمدیہ کا جاری کردہ ایک مدرسہ ہے۔ پریس ہے اور ماہوار عربی رسالہ "البشریٰ" باقاعدہ شائع ہوتا ہے۔ یہ مشن اب خود کفیل ہے۔ وہاں پر ایک اچھی مخلص جماعت قائم ہے۔ مولانا صاحب موصوف کے بعد مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل مولانا محمد سلیم صاحب فاضل اور مولانا محمد شریف صاحب فاضل بطور مبلغ کام کرتے رہے۔ اس وقت یہ علاقہ "اسرائیل" کی مملکت کہلاتا ہے۔ جہاں ۱۹۴۸ء سے یہودیوں کی حکومت قائم ہے۔

س ۴۱ - انڈونیشیا۔ (جزائر جاوا سماٹرا) میں کس سنہ میں مشن کھولا گیا۔ اور پہلے مبلغ کون تھے؟

ج - ۱۹۲۵ء میں مولانا رحمت علی صاحب جزیرہ سماٹرہ میں تشریف لے گئے جہاں ایک بھاری جماعت قائم ہوئی اور بڑی تعداد میں احباب کو قبول احمدیت کی توفیق ملی۔ اب ان سب ملحقہ جزائر کو ملا کر انڈونیشیا کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ جہاں پر بیرونی ممالک میں افریقہ کے بعد سب سے زیادہ احمدیوں کی تعداد ہے۔

س ۴۲ - لجنہ اماء اللہ کا قیام کس سنہ میں ہوا۔

ج - حضرت مصلح موعودؓ نے جماعت کی خواتین کی دینی تربیت و تعلیم کے لئے ایک علیحدہ مجلس کا قیام ۱۹۲۲ء میں فرمایا جسے لجنہ اماء اللہ کا نام عطا فرمایا۔

س ۴۳ - لجنہ اماء اللہ کے ماتحت جاری ہونے والے اخبار کا نام لکھیں اور بتائیں کہ یہ کس سنہ میں جاری ہوا؟

ج - لجنہ اماء اللہ کا ماہوار رسالہ "مصباح" ۱۹۲۶ء میں جاری ہوا۔

س ۴۴ - جلسہ ہائے سیرت النبیؐ اور جلسہ ہائے پیشوایانِ مذاہب کب سے شروع ہوا؟

ج - جلسہ سیرت النبیؐ کا آغاز ۱۹۲۸ء میں حضورؓ نے فرمایا۔ اور جلسہ ہائے پیشوایانِ مذاہب ۱۹۳۹ء میں۔

س ۴۵ - قادیان میں ریل۔ تار۔ بجلی۔ ٹیلیفون کب سے جاری ہوئے؟

ج - یہ جملہ سہولیات حضرت مصلح موعودؓ کے زمانہ میں قادیان کو حاصل ہوئیں چنانچہ تار کا نظام ۲۶ء میں اور ریل ۲۸ء میں۔ بجلی ۳۵ء میں اور ۳۷ء میں ٹیلیفون کا نظام جاری ہوا۔

س ۴۶ - خلافت جوبلی کس سنہ میں منعقد ہوئی اور کب؟ اس کمیٹی کے سیکرٹری کون تھے؟ نیز اس موقعہ پر جماعت نے حضرت خلیفۃ المسیحؓ کی خدمت میں اپنی عقیدت کا اظہار کس رنگ میں کیا؟

ج - دسمبر ۱۹۳۹ء میں۔ چار دن جلسہ ہوا۔ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب سیکرٹری تھے آخری دن تین لاکھ روپیہ کی تھیلی جماعت نے نذر کی۔

(آگے دیکھئے صفحہ ۷ کالم ۳ و ۴)

"مصلح موعودؓ کے ذریعہ قوموں کا برکت پانا"

از مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی فاضل انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

اللہ تعالیٰ نے حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کو غیر معمولی صفات کے حامل ایک فرزند ارجمند کے عطا کئے جانے کی بشارت دی۔ جس کو آپؑ نے ایک اشتہار کے ذریعہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو شائع فرما دیا۔ اس بشارت میں فرزند ارجمند مصلح موعود کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے۔ اور خدا کا سایہ اُس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا۔ اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اُس سے برکت پائیں گی۔"

متذکرہ بالا پیشگوئی کے مطابق وہ فرزند موعود حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو پیدا ہوئے اور اُسی روز حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے ایک اشتہار کے ذریعہ اس کو شائع بھی کر دیا۔

عجیب اتفاق ہے کہ اسی سال ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو سلسلہ احمدیہ کا باضابطہ آغاز ہوا اور بمقام لدھیانہ میں پہلی بیعت ہوئی۔ گویا فرزند موعود کی پیدائش اور سلسلہ حقہ احمدیہ کا آغاز ایک ہی زمانہ میں شروع ہوا۔

حسب پیشگوئی یہ فرزند جلد جلد بڑھا۔ اُس نے اپنی نوعمری ہی میں دینی معلومات میں اس قدر دسترس حاصل کی۔ کہ سترہ سال کی عمر میں ایک ماہوار دینی رسالہ "تشحیذ الاذہان" جاری کیا جو مذہبی اور تبلیغی مضامین پر مشتمل ہوتا تھا۔ اور اسے خوش اسلوبی سے چلایا۔

پچیس سال کی عمر میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ "تختِ خلافت" پر متمکن ہوئے۔ حضور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دوسرے خلیفہ اور جانشین تھے۔ اور پورے ۵۱ سال یعنی نصف صدی سے زیادہ عرصہ تک جماعتِ احمدیہ کی ایسی شاندار اور کامیاب قیادت کی۔ کہ جماعت کو ایک بین الاقوامی حیثیت کا حامل بنا دیا افراد کے اعتبار سے جماعت میں غیر معمولی اور روز افزوں ترقی ہوئی۔ جماعت کو مالی استحکام حاصل ہوا۔ اور اکنافِ عالم میں جماعت کے تبلیغی اور تربیتی مشن کھل گئے۔ مختلف زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم اور اسلام کا لٹریچر شائع ہوا۔ اور لاکھوں غیر مسلم کو کالے ہوں یا گورے مشرقی ہوں یا مغربی، کلمہ طیبہ پڑھ کر اسلام میں داخل ہوئے۔ اور اس کی ضرورت و اشاعت کی توفیق ملی۔

اسلام خدا تعالیٰ کی ایک نعمت و برکت ہے۔ آپؓ کے عہد گرامی میں مبلغین اسلام اور مبشرین احمدیت کے ذریعہ پیغام اسلام دُنیا کی مختلف اقوام تک پہنچا۔ اُن ملکوں کی سعید رُوحوں نے اس برکت کو پانے اور حاصل کرنے کی سعادت پائی۔ اور جُوں جُوں جماعت احمدیہ کے ذریعہ تبلیغ اسلام اور اشاعت دین کا کام ایک منظم و مربوط پروگرام کے مطابق اکنافِ عالم میں پھیل رہا ہے۔ اُس کے نتیجہ میں حسب بشارت حضرت المصلح الموعود کا نام نامی زمین کے کناروں تک شہرت پا رہا ہے۔ اور اب تاریخ اشاعت اسلام میں حضور کا اسم گرامی سنہری حروف سے لکھا ہوا ہے۔ جسے نہ کبھی فراموش کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی مٹایا جا سکتا ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کے اس فضل اور اُس کی عطا کردہ سعادت کا ذکر کرتے ہوئے خود حضرت المصلح الموعودؓ نے جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ربوہ منعقدہ ۱۹۶۱ء میں فرمایا:۔

(ا) "مَیں اُسی خدا کے فضلوں پر بھروسہ رکھتے ہوئے کہتا ہوں۔ کہ میرا نام دُنیا میں ہمیشہ قائم رہے گا۔ اور گو مَیں مر جاؤں گا۔ مگر میرا نام کبھی نہیں مٹے گا۔ یہ خدا کا فیصلہ ہے۔ جو آسمان پر ہو چکا ہے۔ کہ وہ میرے نام اور میرے کام کو دنیا میں قائم رکھے گا۔"

(روح پرور خطاب صفحہ ۱۴، ۱۵)

نیز فرمایا:۔

(ب) "خدا نے مجھے اس مقام پر کھڑا کیا ہے۔ کہ خواہ مخالف مجھے کتنی بھی گالیاں دیں۔ مجھے کتنا ہی بُرا سمجھیں۔ بہرحال دُنیا کی کسی بڑی سے بڑی طاقت کے بھی اختیار میں نہیں کہ وہ میرا نام اسلام کی تاریخ کے صفحات سے مٹا سکے۔ آج نہیں۔ آج سے چالیس پچاس بلکہ سو سال کے بعد تاریخ اس بات کا فیصلہ کرے گی کہ مَیں نے جو کچھ کہا تھا وہ صحیح کہا تھا یا غلط۔ مَیں بے شک اُس وقت موجود نہیں ہوں گا۔ مگر جب اسلام اور احمدیت کی اشاعت کی تاریخ لکھی جائے گی تو مسلمان مؤرخ اس بات پر مجبور ہو گا کہ وہ اس تاریخ میں میرا بھی ذکر کرے۔ اگر وہ میرے نام کو اس تاریخ میں سے کاٹ ڈالے گا۔ تو احمدیت کی تاریخ کا بڑا حصہ کٹ جائے گا جس کو پُر کرنے والا اُسے کوئی نصیب نہ ملے گا۔"

(روح پرور خطاب صفحہ ۱۶، ۱۷)

پس حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے تبلیغ و اشاعتِ اسلام کے روشن اور بے نظیر کارناموں کو دیکھ کر آپؓ ہی کا یہ شعر بے اختیار زبان پر جاری ہو جاتا ہے کہ ؎

اک وقت آئے گا کہ کہیں گے تمام لوگ
ملت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے

پس مبارک ہے وہ شخص جو اُس آسمانی نشان کو بصیرت کی نگاہ سے دیکھے۔ اور اس کی قدر کرتے ہوئے خود اپنے اندر ایسی تبدیلی پیدا کرے کہ اُسے بھی بیش از بیش خدمتِ دین کی توفیق و سعادت نصیب ہو

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین

"مصلح موعودؓ" کے متعلق چند ضروری معلومات

(بقیہ صفحہ ۶)

س ۴۷۔ "آہ نادر شاہ کہاں گیا" حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ الہام کس طرح پورا ہوا۔ اور حضرت مصلح موعودؓ کے زمانہ میں اس نشان کے ظاہر ہونے سے کیسے عجیب واقعات ظہور پذیر ہوئے۔

ج۔ یہ الہام ۱۹۰۵ء کا ہے جب کہ ابھی امان اللہ خان کابل کے تخت پر نہیں آیا تھا۔ اور نادر خان بھی گمنامی کی حالت میں تھا۔ مگر ۱۹۲۹ء میں یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ امیر حبیب اللہ خان اور امیر امان اللہ خان کا خاندان تختِ کابل سے محروم ہو گیا۔ اور ایک شخص نادر خان "نادر شاہ" کا لقب پاکر تخت پر متمکن ہو گیا۔ مگر ایک بدبخت انسان "بچہ سقہ" کی گولی کا نشانہ بنا دیا گیا۔ اور اُس وقت زمین و آسمان پکار اُٹھے کہ "آہ نادر شاہ کہاں گیا۔ اس موقعہ پر حضورؓ نے ایک ٹریکٹ "ایک تازہ نشان" شائع فرمایا جس میں اس کی ساری تفصیل درج فرمائی۔

س ۴۸۔ احرار کی نسبت حضرت مصلح موعودؓ کا انذار کیا تھا؟ اور یہ کیسے پورا ہوا۔ کونسا واقعہ ان کی ذلت کا نمایاں سبب بنا اور کس سنہ میں؟

ج۔ ۱۹۳۴ء میں احرار کی فتنہ انگیزیاں اُس وقت کے سرکاری افسران کی شہ کے سبب بہت بڑھ گئیں۔ حضورؓ نے خدا سے علم پا کر اعلان کیا کہ مَیں احرار کے پاؤں کے نیچے سے زمین کو نکلتے دیکھتا ہوں۔ چنانچہ ۱۹۳۵ء میں لاہور کی مسجد شہید گنج کا واقعہ پیش آیا جبکہ احرار نے جمہور مسلمانوں سے کٹ کر اسلامی مفادات کو سخت نقصان پہنچایا اس سے مسلمانوں کی آنکھیں کھل گئیں اور وہ احرار سے سخت بدظن ہو گئے اور اُنہیں غدارِ ملت قرار دے کر ان کا ساتھ چھوڑ دیا۔

س ۴۹۔ "ربوہ" نام کیسے تجویز ہوا۔ اس کے کیا معنے ہیں؟

ج۔ مولانا جلال الدین صاحب شمس کی تجویز پر حضورؓ نے جماعت کے دوسرے مرکز کا نام ربوہ تجویز فرمایا۔ اور ۲۰ ستمبر ۱۹۴۸ء کو اس کا اعلان فرمایا۔ ربوہ کے لفظی معنے اونچی جگہ کے ہیں

س ۵۰۔ کوئی ایسا الہام سنائیں جو حضورؓ کو ربوہ شریف میں ہوا ہو۔

ج۔ ۱۸ اگست ۱۹۴۹ء کو مندرجہ ذیل الہام ہوا جاتے ہوئے حضور کی تقدیر نے جناب
پاؤں کے نیچے سے میرے پانی بہا دیا

•۔ آخر میں چند سوال ایسے درج کئے جاتے ہیں۔ جن کے جواب قارئین کرام اپنے ذاتی مطالعہ اور واقفیت سے خود معلوم کریں۔

س ۵۱۔ حضرت مصلح موعودؓ کی بعض مشہور تصنیفات کے نام لو۔ سب سے پہلی تصنیف کونسی ہے؟

س ۵۲۔ پیشگوئی دربارہ مصلح موعود میں حسب ذیل عبارات کی تشریح کریں:۔

(ا) وہ علوم ظاہری اور باطنی سے پُر کیا جائے گا۔

(ب) وہ جلد جلد بڑھے گا (ج) جس کا نزول بہت مبارک اور جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔

(د) تین کو چار کرنے والا ہوگا (ر) وہ اولوالعزم ہوگا۔ اس سے کیا مراد ہے۔ حضورؓ کی اولوالعزمی کی کوئی تین مثالیں بیان کریں۔

س ۵۳۔ آپ کے نزدیک حضرت مصلح موعودؓ کا سب سے بڑا کارنامہ کیا ہے؟

س ۵۴۔ کس الہام کی بناء پر حضورؓ نے مصلح موعودؓ ہونے کا دعویٰ کیا؟

س ۵۵۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے کے لئے دس شرائط بیعت کی اشاعت کب ہوئی۔ اس اشاعت کے ساتھ مصلح موعود کا جو خاص تاریخی تعلق ہے وہ بیان کریں۔

س ۵۶۔ غیر مبائعین کی طرف سے یہ جو وسوسہ مصلح موعود کے متعلق پیش کیا جاتا ہے کہ اس کا ظہور تین سو سال کے بعد ہوگا۔ اس کا ازالہ کن واضح دلائل سے ہوتا ہے۔

درخواستِ دُعا

محترم برادرم محمد نور عالم صاحب قائمقام امیر جماعت احمدیہ کلکتہ کے فرزند عزیز دلیر انگن سلمہ نے بہار پبلک سروس کمیشن کا امتحان دیا ہے عزیز کی نمایاں کامیابی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: فیض احمد گجراتی قادیان

تقریر جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۷۵ء

آخری قسط

موجودہ زمانے کی سائنس کی ترقی اور اسلام

از مکرم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب پی۔ ایچ۔ ڈی۔ ریڈر شعبہ ہیئت عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد

ایک غلط فہمی لوگوں میں پائی جاتی ہے کہ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ بہت سی پیشگوئیاں جو قرآن مجید میں خصوصاً آخری سیپارے میں مذکور ہیں وہ سب کی سب اُس وقت پوری ہوں گی جب قیامت کُبریٰ آئے گی۔ یہ درست نہیں ہے قرآن مجید اور حدیث شریف میں لفظ قیامت، قیامت کُبریٰ کے علاوہ نبی کی بعثت، دشمنوں کے تنزّل، اپنی قوم کی ترقی اور پھر ترقی کے بعد تنزّل کے متعلق بھی استعمال ہُوا ہے۔ دراصل دُنیا میں قیامت کا نمونہ نہ ہو تو مابعد موت کی قیامت بے دلیل ہو جاتی ہے۔ جزا و سزا کا سلسلہ دُنیا میں بھی چل رہا ہے۔ مثلاً آیت

اقتربت الساعة وانشق

القمر۔ (القمر آیت ۲)

میں قیامت کا لفظ عربوں کی حکومت کے تنزّل کے لئے آیا ہے۔ ورنہ یہ معنی کہ شق القمر ہوگیا ہے۔ اس لئے معروف قیامت کو آیا ہی سمجھو جو چودہ سو سال تک نہیں آئی، تمسخر بن جاتا ہے

دُنیا میں فنا کا سلسلہ

دو مشرق اور دو مغرب کا ذکر کرنے اور سمندری آمد و رفت کے ذکر کے بعد اللہ تعالیٰ نے سورۂ رحمٰن میں یہ مضمون بیان فرمایا ہے کہ :۔

کل من علیھا فان۔ ویبقی

وجہ ربک ذوالجلال والاکرام

(الرحمٰن آیت ۲۷، ۲۸)

یعنی ہر چیز معرضِ زوال میں ہے اور جو باقی رہنے والا ہے وہ خدا ہے جو جلال والا اور بزرگی والا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس آیتِ کریمہ کو اپنی تصنیف "اسلامی اصول کی فلاسفی" میں اللہ تعالیٰ کی ہستی کی دلیل میں پیش فرمایا ہے۔ نیز اجرام فلکی کے بارے میں قرآن کریم نے فرمایا ہے

کل یجری لاجل مسمّٰی

(الرعد آیت ۳)

کہ اجرام فلکی جو گھوم رہے ہیں صرف ایک مقررہ وقت تک ہی چلیں گے یہ ہمیشہ چلنے والی چیزیں نہیں ہیں۔

موجودہ زمانے کی سائنس کی ترقی نے قرآن مجید کی بیان کردہ حقیقت کی وضاحت کردی ہے کہ ہر چیز معرضِ زوال میں ہے اور ایک نہ ایک دن موت اس پر غالب آجائے گی۔

یہ تو ہم زمانے سے دیکھتے ہیں کہ انسان پیدا ہوتا ہے، بڑا ہوتا ہے، پھر اس پر ضعف کا دور آتا ہے اور وہ مر جاتا ہے۔ اسی طرح جانوروں اور نباتات پر بھی موت آتی ہے۔ لیکن زمین اور اجرام سماوی پر بھی موت آئے گی، یہ اس زمانے کی سائنس کی تحقیق ہے۔ زمین کی عمر کا اندازہ چٹانوں کے معائنے سے لگایا جاسکتا ہے۔ اس وقت زمین کی عمر کا اندازہ ساڑھے چار ارب سال ہے۔ سورج اور نظام شمسی کی عمر کا موٹا اندازہ پانچ ارب سال ہے۔ اور اندازہ یہ ہے کہ سورج کے اندر جو ہائیڈروجن جل رہا ہے، nuclear Reactions کے ذریعہ ہیلیم (Helium) میں تبدیل ہوتا جارہا ہے۔ وہ مزید کم و بیش پانچ ارب سال میں ختم ہوجائے گا۔ اس کے بعد سورج کا حجم بہت بڑا ہو جائے گا۔ ستارہ عطارد تک سورج کی حد پہنچ جائے گی۔ شدید گرمی کی وجہ سے اُس وقت ہماری زمین کے سمندر اُبل جائیں گے اور زندگی زمین پر ختم ہو جائے گی۔ پھر اس کے بعد سورج پر ایک اور دَور آئے گا جب وہ سکڑتا جائے گا یہاں تک کہ ایک سیارے کے حجم کا ہو جائے گا۔ اُس وقت سورج کی روشنی بہت کم ہوگی۔ یہ زمانہ گویا سورج کی زندگی کے بڑھاپے کا زمانہ ہوگا۔ (مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو Exploration of The Universe by Abell)

سورج ہمیں پیلا نظر آتا ہے۔ تاروں کے مختلف رنگ ہوتے ہیں۔ نیلے رنگ کے تاروں کی عمریں چھوٹی ہوتی ہیں۔ چھوٹی یعنی کروڑ سال کی۔ کسی تارے کی عمر معلوم کرنا یہی ہے نا کہ یہ کہنا کہ اتنے سال کے بعد اس پر موت آجائے گی الغرض وہ بے شمار تارے یا دوسرے لفظوں میں سورج جو اس وقت گھوم رہے ہیں۔ ان سب کے بارے میں ہم سائنس کی تحقیقات کی رُو سے یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ فانی ہیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کی نسبت کیا خوب فرمایا ہے ؎

واحد ہے لاشریک ہے اور لازوال ہے

سب موت کا شکار ہیں اُس کو فنا نہیں

آسمانوں میں آبادی

اب طبعاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا دوسرے سورجوں کے اطراف بھی زمینیں گھوم رہی ہیں؟ اور کیا اُن میں بھی آبادی ہے؟ سورج کی نسبت زمین بہت ہی چھوٹی ہے۔ مادہ (Mass) کے لحاظ سے سورج ہماری زمین سے تین لاکھ گنا زیادہ بڑا ہے۔ لہٰذا موجودہ دُوربینوں سے دوسرے سورجوں کی زمینوں کو نہیں دیکھا جاسکتا۔ لیکن سائنسدانوں کا خیال ہے کہ کئی دوسرے سورجوں کی بھی زمینیں ہوں گی اور یہ بھی بہت ممکن ہے کہ کائناتِ عالم کی زمینوں میں آبادی ہو۔ جہاں تک ہمارے نظامِ شمسی کا تعلق ہے اور ہمارا علم ہے انسان صرف ہماری زمین ہی میں پائے جاتے ہیں۔ لیکن کائناتِ عالم اس قدر وسیع ہے کہ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ ہمارے جیسے انسان کسی اور جگہ نہیں ہوں گے۔ اس وقت مریخ میں زندگی کی تلاش ہے۔ امریکہ نے دو خلائی جہاز Viking I اور Viking II اگست اور ستمبر ۱۹۷۵ء میں روانہ کیا تھا۔ جو جولائی اور اگست ۱۹۷۶ء کو مریخ پہنچنے والے ہیں۔ اُمید ہے کہ اُن کے ذریعہ سے بہت سی تصاویر مریخ کی ہمیں ملیں گی۔ مریخ کی ریت کا معائنہ کیا جائے گا۔ اور یہ معلوم کیا جائے گا کہ آیا کسی قسم کے Living Organism کا اس سے پتہ لگ سکتا ہے۔ یہ سائنس کی تحقیق کا حال ہے۔ اب ہمیں دیکھنا ہے کہ قرآن مجید کا کیا بیان ہے؟ قرآن مجید نے یہ اعلان فرمایا ہے کہ :۔

یسئلہ من فی السمٰوٰت

والارض کل یوم ھو فی شان

(الرحمٰن آیت ۳۰)

آسمانوں اور زمینوں میں جو کوئی بھی ہے وہ اس سے (اللہ سے) اپنی ضرورتیں طلب کرتا ہے۔ وہ ہر وقت ایک نئی حالت میں ہوتا ہے مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات اتنی غیر محدود ہیں کہ ہر لحظہ وہ نئی صفات کا ظہور کرتا رہتا ہے اور انسان کی طرح اس کی صفات محدود نہیں۔ (تفسیر صغیر) اس کے حُسن کے جلوے بے پایاں ہیں۔

قرآن مجید کی اس آیت سے نیز دوسری آیتوں سے ثابت ہے کہ آسمانوں میں آبادی ہے۔ اور جس طرح اللہ تعالیٰ ہماری بے شمار ضروریات کو پورا کر رہا ہے۔ اسی طرح وہ اجرام سماوی کی مخلوق کی ضروریات کو پورا کر رہا ہے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس آیت یسبح لہ ما فی السمٰوٰت والارض وھو العزیز الحکیم (الحشر آیت ۲۵) کی تفسیر میں فرماتے ہیں :۔

"یعنی آسمان کے لوگ بھی اس کے نام کو پاکی سے یاد کرتے ہیں اور زمین کے لوگ بھی۔ اس آیت میں اشارہ فرمایا ہے کہ آسمانی اجرام میں آبادی ہے اور وہ لوگ بھی پابند خدا کی ہدایتوں کے ہیں۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی)

نیز سورۂ فاتحہ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں :۔

"ہمارے خدائے عزّوجل نے سورۂ فاتحہ میں نہ آسمان کا نام لیا اور نہ زمین کا۔ اور یہ کہہ کر حقیقت سے ہمیں خبر دے دی کہ وہ ربّ العٰلمین ہے۔ یعنی جہاں تک آبادیاں ہیں اور جہاں تک کسی قسم کی مخلوق کا وجود ہے۔ خواہ اجسام خواہ ارواح، ان سب کا پیدا کرنے والا اور پرورش کرنے والا خدا ہے۔ جو ہر وقت ان کی پرورش کرتا ہے۔ اور ان کے مناسب حال ان کا انتظام کر رہا ہے۔ اور تمام عالموں پر ہر وقت ہر دم اس کا سلسلہ ربوبیت، رحمانیت، رحیمیت اور جزا سزا کا جاری ہے۔"

(کشتی نوح)

پھر سورۂ رحمٰن میں خدا تعالیٰ نے فرمایا :۔

سنفرغ لکم ایھا الثقلٰن۔

فبای اٰلاء ربکما تکذبٰن۔

یٰمعشر الجن والانس ان

استطعتم ان تنفذوا من

اقطار السمٰوٰت والارض

فانفذوا۔ لا تنفذون الا

بسلطٰن۔ (الرحمٰن آیت ۳۲-۳۴)

ان آیات میں قرآن مجید نے یہ بتایا ہے کہ ایک زمانہ میں دُنیا دو گروہوں (Blocks) میں تقسیم ہوجائے گی۔ اور ان کے نظریات دُنیا پر چھائے ہوئے ہوں گے۔ اس لئے قرآن کریم نے ان کے لئے ثقلان کا لفظ استعمال کیا ہے۔ یعنی اے زبردست طاقتو! ان دونوں گروہوں کی مزید تشریح کرتے ہوئے ان کو انس اور جن کے نام سے موسوم کیا ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے تفسیر صغیر میں جو تحریر فرمایا ہے اس کے مطابق انس سے مراد عوام کی حکومت ہے جن کا علمبردار روس ہے اور جن سے مراد اُمراء یا سرمایہ دارانہ ریاستیں ہیں جن کا علمبردار امریکہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے دونوں زبردست طاقتو (مراد روس اور امریکہ) ہم تم دونوں کے لئے فارغ ہو رہے ہیں (یعنی کچھ دن ڈھیل دے کر تم دونوں کو تباہ کردیں گے) پھر تو تم دونوں اپنے رب کی نعمتوں میں سے کس کس کا انکار کرو گے۔

(آگے صفحہ ۱۰ پر ملاحظہ کیجئے)

فرمایا کہ ۔

”میں نے خدا تعالےٰ کے فضل سے رویا اور الہامات سے حصّہ پایا ہے اور سینکڑوں امور قبل از وقت اللہ تعالیٰ نے مجھے بتائے ہیں ۔ جو اپنے وقت پر جاکر پورے ہوئے حالانکہ اس سے پہلے سامان ان امور کے وجود میں آنے کے بالکل مخالف تھے ۔“
(تحفہ لارڈ اِرون ص ۹)

نیز یہ بھی فرمایا کہ ۔

”میرا دعویٰ تو یہ ہے کہ خدا میری تائید میں وہ نشانات دکھاتا ہے جو ایک مومن کے لئے اس کی برگزیدہ جماعت کے منتظم و امیر کے لئے دکھایا کرتا ہے ۔“ (الفضل ۱۲ر اکتوبر ۱۹۱۵ء)

متعلقین پیغام صلح لاہور لکھتے ہیں :۔

(۷) ۔ ”اس میں کس ایمان دار کو کلام ہے کہ حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب اور حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب خدا کے مامور اور برگزیدہ کے فرزند صاحب علم صاحب عفت صالح اور نیک اطوار درائمۃ المہدی ہونے کے ہر طرح قابل ہیں اور یہ سب فرزند بلاشبہ روحانی اور جسمانی دونوں معنوں کی رو سے حضرت مسیح موعود کی آل ہیں اور اِنّ اللّٰہ مَعَکَ وَ مَعَ اَھلِکَ کے الہام کے پورے مصداق ہیں ۔“ (پیغام صلح ۲۹ر مارچ ۱۹۱۴ء)

(۸) ۔ ”پیارے ناظرین ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم حضرت صاحبزادہ صاحب (یعنی صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب ناقل) کو اپنا ایک بزرگ اور امیر اور ملجا و ماویٰ سمجھتے ہیں ۔ اور انکی پاکیزگی روح اور بلندی فطرت اور علو استعداد اور روشن جوہری اور سعادت جبلی کو مانتے ہیں اور دل سے اُن سے محبت کرتے ہیں ۔ واللہ علےٰ ما نقول شھید ۔“ (پیغام صلح ۲۹ر مارچ ۱۹۱۴ء)

غیر مبائعین کے اندر خواجہ کمال الدین مرحوم کی حیثیت خلیفہ کی طرح ہے ۔ کیونکہ انہوں نے اپنے شوریٰ منعقدہ ۲۲ر مارچ ۱۹۱۴ء کے ریزولیوشن میں الوصیت حضرت مسیح موعودؑ کے مطابق تین اشخاص کو بیعت لینے کے مقام پر بٹھایا ۔ جن میں ایک خواجہ صاحب بھی تھے ۔ (پیغام صلح ۲۴ر مارچ ۱۹۱۴ء) ۔ چنانچہ یہی مجوزہ خلیفہ یا جانشین حضرت صاحبزادہ صاحب کو مصلح موعودؓ کی حیثیت سے تسلیم کرنے کے لئے صرف ایک مطالبہ تھا ۔

(۹) ۔ ”اِس حلف کے بعد مجھ پر حرام ہوگا کہ میں حضرت میاں صاحب کے عقائد کے خلاف کچھ لکھوں یا انہیں قبول کروں گا یا مَیں دعا میں لگ جاؤں گا بہر حال خاموش ہو جاؤں گا ۔ اگر وہ مصلح موعودؓ ہیں تو پھر وہ حلفاً بیان کریں کہ آیا الہاماً انکو اطلاع ملی ہے کہ وہ وہی فرزند ہیں جس کا اشارہ سبز اشتہار میں ہے ۔“

(اندرونی اختلافات سلسلہ کے اسباب)

یہ مطالبہ بیجا تھا کیونکہ حضرت مسیح موعودؑ اس کے متعلق وضاحت کرچکے تھے کہ

”سبز اشتہار میں صریح لفظوں میں بلا توقف لڑکا پیدا ہونے کا وعدہ تھا سو محمود پیدا ہوگیا ۔“ (سراج منیر)

بہر حال اتمام حجت کے لئے لیجئے حلفاً بیان حاضر ہے ۔

”میں اسی واحد اور قہار خدا کی قسم کھاکر کہتا ہوں جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے اور جس پر افتراء کرنے والا اسکے عذاب سے کبھی بچ نہیں سکتا کہ خدا نے مجھے اسی شہر لاہور میں ۱۳ ٹمپل روڈ پر شیخ بشیر احمد صاحب کے مکان میں یہ خبر دی ہے کہ میں ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہوں اور میں ہی وہ مصلح موعود ہوں جس کے ذریعہ اسلام دنیا کے کناروں تک پہنچیگا اور توحید دنیا میں قائم ہوگی ۔“
(الفضل ۱۵ر مارچ ۱۹۴۴ء)

پھر یہی خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم ہیں جنہوں نے اعتراف کیا تھا کہ :۔

(۱۰) ۔ ”ہاں یہ امر بالکل سچ ہے کہ حضرت مسیح موعود ہمیں ایک آنے والے کی اطلاع دیتے ہیں .... وہ ممکن ہے کہ حضرت اقدس کی موجودہ اولاد میں سے ہو .... ہم تو دل سے آرزو مند ہیں کہ وہ اِن صاحبزادگان والا تبار میں سے کوئی ہو تاکہ باب فتوح قریب ہو اور اگر خود حضرت صاحبزادہ محمود احمد ہی وہ ہوں تو ہمیں اس سے بھی کلام نہیں جب خدا تعالیٰ زمانہ پر ظاہر کر دے گا تو زمانہ خود قبول کرلیگا ۔“
(پیغام صلح ۱۱ر اپریل ۱۹۱۴ء)

اب یہ حقیقت کسی سے مخفی نہیں کہ ”صاحبزادہ محمود احمدؓ“ کی حیثیت زمانہ میں کیا ثابت ہوئی ۔ آج ایک کروڑ سے زائد افراد ”صاحبزادہ محمود احمدؓ“ المصلح الموعودؓ کے لئے یہ دُعا کرتے ہیں کہ ؎

ملّت کے اِس فدائی پہ رحمت خدا کرے
اٰمین یا ربّ العالمین ۔

سائنس کی ترقی اور اسلام (بقیہ صفحہ ۸)

اے جن و انس کے گروہ اگر تم طاقت رکھتے ہو کہ آسمانوں اور زمین کے کناروں سے نکل بھاگو تو نکل کر دکھا دو ۔ تم سلطان کے بغیر ہرگز نہیں نکل سکتے ۔

خلائی سفر اور لفظ سلطان کی اہمیت

اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے بتلایا ہے کہ انسان ایک کرّے سے نکل کر دوسرے کرّے میں نہ جاسکینگے مگر سلطان کے ذریعہ ایسا کیا جا سکتا ہے ۔ اِلّا بسلطان کہکر قرآن مجید نے ایک کرّے سے نکل کر دوسرے کرّے میں جانے کے اِمکان کو تسلیم کیا ہے ۔ لیکن لفظ سلطان کے معنی ہیں زبردست طاقت ۔ انتہائی تیزی اور پوری قدرت ۔ لہذا قرآن مجید نے بتایا ہے کہ جب تک تمام ضروری شرائط اور قوانین کو دریافت کرکے خلائی سائنس پر پوری قدرت اور طاقت کے ساتھ حاوی نہ ہونگے تب تک اس مہم میں کامیابی نہ ہوگی ۔

نیوٹن نے قوتِ کشش کے بارے میں جو قانون دریافت کیا تھا اس کے ذریعہ حساب کرکے معلوم کیا جاسکتا ہے کہ زمین کے حدود سے پھلانگ کر نکل جانے کے لئے کتنی طاقت کی ضرورت ہے ۔ چاند سے نکلنے کے لئے کتنی طاقت کی ضرورت ہے وغیرہ ۔

کسی کرّے سے نکل جانے کے لئے کم سے کم جس رفتار کی ضرورت ہے اسے ”VELOCITY OF ESCAPE“ کہتے ہیں ۔ زمین کی کشش سے نکلنے کے لئے ۱۱ کلو میٹر فی سیکنڈ یعنی تخمیناً چالیس ہزار کلو میٹر فی گھنٹہ کی رفتار حاصل کرنا چاہئیے ۔ اگر ہم اس سے کم طاقت مہیا کریں تو زمین کی کشش سے آزاد نہ ہو سکینگے ۔ ہماری زمین ۳۰ کلو میٹر فی سیکنڈ کی رفتار سے سورج کے گرد گھوم رہی ہے ۔ اگر ۳۰ کے بجائے ۴۳ کلو میٹر فی سیکنڈ کی رفتار ہو جائے تو وہ نظام شمسی سے نکل جائے ۔ الغرض موجودہ زمانے کی سائنس کی ترقی نے اِلّا بسلطان کے مفہوم کو سمجھنے میں مدد دی ہے ۔

چودہ سو سال پہلے تو عرب سے چین تک جانا ہی بڑا دشوار تھا لیکن اللہ تعالےٰ نے مختلف کرّوں سے نکل جانے کے امکان کا بھی قرآن مجید میں ذکر فرما دیا جو اب ہمارے لئے ازدیادِ ایمان کا موجب بن رہا ہے ۔ الحمد للہ ۔ ایک دوسری جگہ قرآن مجید نے آسمانوں میں آبادی اور ان کے جمع ہونیکا ذکر اس رنگ میں فرمایا ہے ۔

ومن اٰیتہٖ خلق السمٰوٰت والارض وما بثّ فیھما من دآبّۃ وھو علیٰ جمعھم اذا یشاء قدیر ۔ (الشوریٰ آیت ۳۰)

یعنی آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان جانداروں کی قسم سے اُس نے پھیلایا ہے اس کے نشانوں میں سے ہے ۔ اور جب وہ چاہیے گا اُن سب کے جمع کرنے پر قادر ہوگا ۔

علم کا وسیع میدان

ایک سو سال کے اندر ہم نے سائنس میں جو ترقی کی ہے اس پر جب ہم نظر ڈالتے ہیں تو صدیوں کی سابقہ ترقی ہیچ نظر آتی ہے ۔ لیکن جو کچھ ہم نے معلوم کیا وہ نہ معلوم ہونے والے علم کے سامنے بالکل ہیچ ہے ۔ بڑے بڑے سائنسدان بھی یہی کہتے ہیں ۔ قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ نے سورہ کہف میں عیسائیوں کی ترقی کا ذکر کیا ہے اور اس کے بعد فرمایا ہے ۔

”قل لو کان البحر مدادا لکلمٰت ربّی لنفد البحر قبل ان تنفد کلمٰت ربّی ولو جئنا بمثلہٖ مددا ۔“
(کہف آیت ۱۱۰)

یعنی اے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (یعنی اس زمانہ کے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع) ان سے یوں کہدیں کہ ہر ایک سمندر میرے رب کی باتوں کے لکھنے کے لئے روشنائی بن جاتا تو میرے رب کی باتوں کے ختم ہونے سے پہلے ہر ایک سمندر کا پانی ختم ہو جاتا گو اسے زیادہ کرنے کیلئے ہم اتنا ہی اور پانی سمندر میں لا ڈالتے ۔

اس آیتِ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں توجہ دلائی ہے کہ علم کا میدان نہایت وسیع ہے ۔ جو بھی کائنات عالم کے راز معلوم کرنے میں ریسرچ کرنا چاہتا ہے اس کیلئے بہت SCOPE ہے ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے کیا خوب فرمایا ہے ؎

کیا عجب تونے ہر اک ذرّے میں رکھے ہیں خواص
کون پڑھ سکتا ہے سارا دفتر اُن اسرار کا
تیری قدرت کا کوئی بھی انتہا پاتا نہیں
کس سے کھل سکتا ہے پیچ اس عقدۂ دشوار کا

ہمارے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کے بعد مسلمانوں نے علم میں بہت ترقی کی تھی لیکن بعد میں وہ زمانہ آیا جب کہ انہوں نے قرآن مجید کی قدر نہ کی جیساکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

مسلمانوں پہ تب اِدبار آیا
کہ جب تعلیم قرآں کو بھلایا

اب اللہ تعالےٰ نے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ہمیں قرآن مجید کی قدر سکھائی ہے اور آپ کے ذریعہ الہاماً یہ دعا بھی سکھائی ہے ۔

رَبِّ اَرِنی حقائق الاشیاء *

* اے میرے رب مجھے حقائق الاشیاء دکھا ۔ نیز اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بشارت دی ہے کہ آپ کے فرقہ کے لوگ علم اور معرفت میں کمال حاصل کرینگے ۔ اللہ تعالےٰ ہمیں اپنا شکرگزار بندہ بنائے ۔ علم بڑے در بڑھتا ہوا سائنس کا علم ہمارے لئے اللہ تعالیٰ کی معرفت میں ترقی کا موجب بنے اور بنی نوع انسان کے مفاد کا موجب ہو ۔ اَللّٰھم آمین ۔ واٰخر دعوٰنا عن الحمد للہ ربّ العٰلمین ۔

حضرت مصلح موعودؓ کی بلند شخصیت غیر مبائعین کی نظر میں

از مکرم سید رشید احمد صاحب سرنگھڑوی بی۔ اے

مصلح موعودؓ کا ذکر جماعت احمدیہ میں اس لئے ہوتا ہے کہ اسے بانی جماعت احمدیہ علیہ السّلام نے الہام الٰہی کے مطابق صداقت اسلام کا ایک نشان قرار دیا ہے۔ اور مصلح موعودؓ کے متعلق آپ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کو بشیر اوّل کی پیدائش کے بعد مخاطب کرکے فرمایا کہ

"اب قریب مدت میں آپ کے ہاں لڑکا پیدا ہوگا جس کا نام محمود احمد ہوگا اور وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم نکلے گا" (اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۶ء)

پھر آپؑ فرماتے ہیں:-

"پس مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں فضل رکھا گیا ہے۔ اور نیز دوسرا نام محمود اور تیسرا نام اس کا بشیر ثانی بھی ہے" (سبز اشتہار صہ یکم دسمبر ۱۸۸۸ء)

"یہ ہے عبارت اشتہار سبز کے صفحہ سات کی جس کے مطابق جنوری ۱۸۸۹ء میں لڑکا پیدا ہوا جس کا نام محمود رکھا گیا اور اب تک بفضلہ تعالےٰ زندہ موجود ہے اور سترھویں سال میں ہے" حقیقۃ الوحی صہ ۳۶۰

واضح ہو کہ جنوری ۱۸۸۹ء میں حضرت مسیح موعودؑ کے گھر میں پیدا ہونے والا وہی لڑکا ہے جو دنیا میں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ کے نام سے مشہور ہوا اور خلیفہ ثانی اور مصلح موعودؓ ہونے کا دعویٰ کیا۔ آپ نے سترھویں سال کی عمر میں "تشحیذ الاذہان" کے نام سے ایک تبلیغی رسالہ کا اجراء فرمایا اور محققانہ انداز میں ایک مبسوط مضمون شائع کیا۔ مولوی محمد علی صاحب نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا۔

(۱)۔"اس رسالہ کے ایڈیٹر میرزا بشیر الدین محمود احمد حضرت اقدس کے صاحبزادے ہیں اور پہلے نمبر میں چودہ صفحوں کا ایک انٹروڈکشن ان کی قلم سے لکھا ہوا ہے جماعت تو اس مضمون کو پڑھے گی مگر میں اس مضمون کو مخالفین سلسلہ کے سامنے بطور ایک بیّن دلیل کے پیش کرتا ہوں جو اس سلسلہ کی صداقت پر گواہ ہے .... اس وقت صاحبزادہ کی عمر اٹھارہ اُنیس سال کی ہے (غلط ... سترہ سال ناقل) اور تمام دنیا جانتی ہے کہ اس عمر میں بچوں کا شوق اور اُمنگیں کیا ہوتی ہیں زیادہ سے زیادہ اگر وہ کالجوں میں پڑھتے ہیں تو اعلیٰ تعلیم کا شوق اور آزادی کا خیال ان کے دلوں میں ہوگا مگر دین کی ہمدردی اور اسلام کی حمایت کا یہ جوش جو اوپر بے تکلف الفاظ (یعنی صاحبزادہ صاحب کے مضمون کا خلاصہ ناقل) سے ظاہر ہو رہا ہے۔ ایک خارق عادت بات ہے صرف اسی موقع پر نہیں بلکہ میں (محمد علی امیر غیر مبائعین۔ ناقل) نے دیکھا ہے ہر موقع پر یہ دلی جوش ان کا ظاہر ہوتا ہے۔ چنانچہ ابھی میر محمد اسحٰق کے نکاح کی تقریب پر چند اشعار انہوں نے لکھے تو ان میں یہی دعا ہے کہ اے خدا تو ان دونوں اور ان کی اولاد کو خادم دین بنا۔ برخوردار عبدالحیٔ کی آمین کی تقریب پر اشعار لکھے تو ان میں بھی یہی دعا بار بار کی ہے کہ اسے قرآن کا سچّا خادم بنا۔ ایک اٹھارہ برس (غلط۔ سترہ برس۔ ناقل) کے نوجوان کے دل میں اس جوش اور ان اُمنگوں کا بھر جانا معمولی امر نہیں۔ کیونکہ یہ زمانہ سب سے بڑھ کر کھیل کود کا زمانہ ہے۔ اب وہ سیاہ دل لوگ جو حضرت میرزا صاحب کو مفتری کہتے ہیں اس بات کا جواب دیں کہ اگر یہ افتراء ہے تو یہ سچا جوش اس بچہ کے دل میں کہاں سے آیا جھوٹ تو ایک گند ہے پس اس کا اثر تو چاہئے تھا کہ گندہ ہوتا نہ یہ کہ ایسا پاک اور نورانی جس کی کوئی نظیر ہی نہیں ملتی .... غور کرو جس کی تعلیم اور تربیت کا یہ پھل ہے وہ کاذب ہو سکتا ہے تو پھر دنیا میں صادق کا کیا نشان ہے؟"

(ریویو آف ریلیجنز جلد ۵ صہ ۱۱-۴۱۰)

مولوی محمد علی صاحب کا حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق یقین ہے کہ

(۲) "آپ کے ایک لڑکے کے ذریعہ سے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے سلسلہ کی رہنمائی کے لئے مامور ہوگا یہ سلسلہ بڑا اقتدار اور قوت حاصل کریگا"

(ریویو آف ریلیجنز جلد ۵ صہ ۱۹۳)

۲۷ مئی ۱۹۰۹ء کو خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم کی صدارت میں ایک جلسہ فیروز پور میں منعقد ہوا اور حضرت صاحبزادہ صاحب نے اس میں "اسلام کیا ہے اور وہ ہمیں کیا بنانا چاہتا ہے" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ بعد ازیں خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم نے صدارتی ریمارکس میں کہا۔

(۳)۔"صاحبزادہ صاحب نے جس قابلیت کے ساتھ اپنے لیکچر کو ختم کیا میں اس پر کچھ کہنے کی ضرورت نہیں سمجھتا۔ مگر جو حقانیت ان کے دل میں مرتسم ہے وہ بڑے بڑے آدمیوں میں بھی نہیں اگرچہ ہم نے کوئی گدی نہیں بنائی مگر میں اتنا کہتا ہوں کہ آپ نے اور پیروں کے بچے بھی دیکھے ہیں۔ میرے مرشد زادہ اور پیر زادہ کو بھی اب آپ نے دیکھا ہے کہ وہ قرآن کریم پر کیسا شیدا ہے اور اُسکے حقائق و معارف بیان کرنے میں کیسا قابل ہے"

(الحکم ۸ جون ۱۹۰۹ء صہ ۳-۴)

حدیث شریف میں آتا ہے کہ جس بندہ سے اللہ خوش ہوتا ہے۔ اور محبت کرتا ہے تو وہ جبرائیل کو بھی کہہ دیتا ہے کہ اُس بندے سے محبت کرے اور جبرائیلؑ دوسرے تمام فرشتوں میں اعلان کر دیتے ہیں کہ اس بندے سے محبت کرو۔ اور تمام فرشتے دوسرے تمام مخلوق کو اس سے محبت رکھنے کی تلقین کر دیتے ہیں۔ گویا جس کو اللہ تعالےٰ کی محبت حاصل ہو جاتی ہے قدرتی طور پر مخلوق کا رجحان اُس کی طرف ہو جاتا ہے۔ اور عقیدتمندی پیدا ہو جاتی ہے

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
جو ہوگا اک دن محبوب میرا

چنانچہ اللہ تعالےٰ کے محبوب۔ حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمدؓ کی طرف مخلوق کا رجحان بھی قدرتی طور پر ہونے لگا۔ چنانچہ اسی جذبہ عقیدتمندی سے حضرت خلیفہ اوّلؓ کی حالت نازک ہو جانے پر ارادی یا غیر ارادی طور پر مرزا یعقوب بیگ صاحب۔ مولوی محمد علی صاحب اور مولوی صدر الدین صاحب کی موجودگی میں آپ کو بُلا کر خواجہ صاحب نے ذکر شروع کیا کہ۔

(۴)۔"آپ کو اس لئے بلوایا ہے کہ حضرت مولوی صاحب کی طبیعت بہت بیمار اور کمزور ہے۔ ہم لوگ یہاں ٹھہر تو سکتے نہیں لاہور واپس جانا ہمارے لئے ضروری ہے پس اس وقت دوپہر کو جو آپ کو تکلیف دی ہے تو اس سے ہماری غرض یہ ہے کہ کوئی ایسی بات طے ہو جائے کہ فتنہ نہ ہو اور ہم لوگ آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم میں سے کسی کو خلافت کی خواہش نہیں کم سے کم میں اپنی نسبت تو کہہ سکتا ہوں کہ مجھے خلافت کی خواہش نہیں ہے۔ اور مولوی محمد علی صاحب بھی آپ کو یقین دلاتے ہیں (اس پر مولوی محمد علی صاحب بولے کہ مجھے بھی ہرگز خواہش نہیں۔) اس کے بعد خواجہ صاحب نے کہا کہ) ہم بھی آپ کے سوا خلافت کے قابل کسی کو نہیں دیکھتے اور ہم نے اس امر کا فیصلہ کر لیا ہے لیکن آپ ایک بات کریں کہ خلافت کا فیصلہ اُس وقت تک نہ ہونے دیں جب تک ہم لاہور سے نہ آجائیں ایسا نہ ہو کہ کوئی شخص جلد بازی کرے اور پیچھے فساد ہو ہمارا انتظار ضرور کیا جاوے"

(بحوالہ الحکم جوبلی نمبر صہ ۱۱)

جناب مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی مرحوم نے ۱۹۱۰ء کے جلسہ سالانہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔

(۵)۔"الہامات میں سے ایک الہام یہ بھی تھا اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ مَظْهَرِ الْحَقِّ وَالْعُلَا جو اس حدیث کی پیشگوئی کے مطابق تھا جو مسیح موعود کے بارے میں ہے کہ "یتزوج ویولد لہٗ" یعنی آپ کے ہاں ولد صالح عظیم الشان پیدا ہوگا چنانچہ حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد موجود ہیں۔ منجملہ ذریت طیبہ کے اس تھوڑی سی عمر میں جو خطبہ انہوں نے چند آیات قرآنی کی تفسیر میں بیان فرمایا اور سنایا ہے اور جس قدر معارف اور حقائق بیان کئے وہ بے نظیر ہیں"

(ضمیمہ اخبار بدر ۲۶ جنوری ۱۹۱۱ء)

خلافت اولیٰ کے آخری ایّام میں مولوی محمد علی صاحب نے لکھا تھا۔

(۶)۔"حضرت مسیح موعود نے یہ پیشگوئی کی ہے کہ ایک شخص آپ کی ذریت سے اُٹھے گا جس سے اللہ تعالےٰ ہمکلام ہوگا اس کی بیعت سب پر لازم ہوگی"

(ایک نہایت ضروری اعلان)

چنانچہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ جو حضرت مسیح موعودؑ کی ذریت میں سے

مصلح موعود کا "مقامِ محمود" ــــ بقیہ از صفحہ (۲)

حضور نے عند الضرورت سیر حاصل روشنی ڈالی ہے۔ جس میدان میں قدم رکھا اس میں کامیاب و کامران رہے۔ اپنے پیچھے بلند پایہ علمی یادگاریں چھوڑیں جو آج بھی مشعلِ راہ کا کام دے رہی ہیں ــــ!!

حضرت مصلح موعود کے عہدِ خلافت ہی میں ۱۹۴۷ء میں برِصغیر دو ڈومینیوں میں تقسیم ہوا۔ حالات کی مجبوری سے جماعت کی کثیر آبادی کو دوسری جگہ منتقل ہونا پڑا ایسے وحشتناک وقت میں جماعت کے منتشر افراد کو پھر سے ایک نئے مرکز میں اسی طرح جمع کر دیا جس طرح ایک مرغی ننھے بچوں کو اپنے پروں تلے لے کر انہیں محفوظ کر دیتی ہے۔ ضلع جھنگ کی بنجر اور پتھریلی زمین میں ایک نیا شہر "ربوہ" آباد کر کے اُسے ایسا فعال مرکز بنا دیا کہ آج بہت سے مخالفینِ جماعت اندر ہی اندر آتشِ حسد سے جل رہے ہیں۔ اور ۱۹۷۴ء میں جماعت کی خوفناک مخالفت کا جو طوفان اُٹھا اُس میں ربوہ کی بڑھتی ہوئی عظمت بھی معاندین کی آنکھوں میں خار بن کر انہیں بُری طرح کھٹکتی رہی تھی ــــ دارالہجرۃ ربوہ کی تعمیر و ترقی اور اس میں جماعت کے افراد کے لئے ہر قسم کی دنیوی سہولیات کا میسر آجانا حضرت مصلح موعود کی پلاننگ، حضور کی دُور اندیشی اور دُعاؤں کی برکات کا نتیجہ ہے۔ مع ذلک وہاں کے تمام مکینوں کی دینی اور اخلاقی حالت ایک مثالی حیثیت رکھتی ہے ــــ!!

جماعتی تربیت کو پائیدار بُنیادوں پر قائم کرنے کے لئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے افرادِ جماعت کو اُن کی جنس اور عمر کے لحاظ سے پانچ مجالس میں منظم فرمایا۔ مَردوں کے لئے مجلس انصار اللہ مجلس خدام الاحمدیہ۔ مجلس اطفال الاحمدیہ۔ اور خواتین کے لئے لجنہ اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ کی ذیلی تنظیمیں جاری فرمائیں۔ ہر تنظیم کے لئے اپنے ہی دائرہ کار کے لحاظ سے الگ الگ لائحۂ عمل تجویز فرمایا۔ یہ ایک ایسا محکم نظامِ جماعت ہے جس سے جماعت کے تمام افراد مرد و زن نسلاً بعد نسلٍ فیضیاب ہوتے رہیں گے۔ اور اپنے پختہ کردار کے لحاظ سے جہاں وہ پکّے اور سچّے مسلمان احمدی ہوں گے۔ وہاں اپنے اپنے مُلک کے امن پسند وفادار شہری۔ وطن کے لئے ہر قسم کی قُربانی کرنے والے شیدائی۔ مُلکی قوانین کے پابند اور انصاف پسند حکام وقت کے ساتھ ہر اچھی بات میں پُورا پُورا تعاون دینے والے ثابت ہوں گے۔ اس لئے کہ اُن کو اِسی نہج پر حضرت مصلح موعود تربیت دینے کا محکم انتظام فرما چکے ہیں۔ اَللّٰھُمَّ اَنْزِلْ عَلَیْهِ بَرَکَاتٍ مِنَ السَّمَآءِ۔

پس یہ ہیں حضرت مصلح موعود رضؓ کے عظیم القدر اوصافِ حمیدہ اور احسانات عظیمہ میں سے چند ایک کا سرسری جائزہ جن کے دُور رس نتائج پر یکجائی نظر کرنے سے ہر قدردان دِل سے بے ساختہ یہ دُعا نکلتی ہے کہ ؎

رِحلت کے اِس فِدائی پہ رحمت خُدا کرے

اور یہی وہ مقامِ محمود ہے جو مصلح موعود رضؓ کو خدا کی عنایت سے حاصل ہوا۔ اور یہ مقام حضرت رسُولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی غُلامی میں بلند سے بلند تر ہوتا چلا جائے گا۔ کیونکہ آپؓ کے سب کارنامے صدقۂ جاریہ کا رنگ رکھتے ہیں۔

اللّٰھم صلّ علیٰ محمّدٍ و علیٰ عبدك المسیح الموعود و علیٰ خلفاء المسیح الموعود و بارك و سلّم انّك حمید مجید ⁂

منظوریٔ انتخاب عُہدیداران

برائے یکم مئی ۷۶ء تا ۳۰؍ اپریل ۷۷ء

جماعتِ احمدیہ ناصر آباد (کشمیر)

صدر	مکرم مبارک احمد صاحب ظفر۔
نائب صدر	" غلام نبی صاحب منصور۔
سیکرٹری مال	" غلام محمد صاحب ڈار
" جائداد	" محمد یوسف صاحب لون
" تعلیم	" عبدالمنان صاحب راتھر۔
" امورِ عامہ	" عبدالغنی صاحب لون۔
" تبلیغ و تربیت	" ماسٹر مبارک احمد صاحب عابد
" ضیافت	" غلام محمد صاحب پڈر۔
سیکرٹری وقفِ جدید / " تحریکِ جدید	مکرم ماسٹر عبدالعزیز صاحب پڈر
قاضی	مکرم مبارک احمد صاحب ظفر۔
امین	" عبدالغنی صاحب پڈر
امام الصلوٰۃ	" غلام محمد صاحب گنائی۔
محصل	" عبدالصمد صاحب ڈار

جماعتِ احمدیہ اڑنہ ناٹھ کرہ

صدر	مکرم ٹی کے اُمین صاحب
سیکرٹری مال	" اے سعید صاحب

اللہ تعالیٰ جملہ عہدیداروں کو اپنے فضلوں سے نوازے اور زیادہ سے زیادہ خدمتِ سلسلہ کی توفیق بخشتا رہے۔ آمین ⁂

ناظرِ اعلیٰ قادیان

پروگرام دورہ مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم انسپکٹر بیت المال

برائے صُوبہ یُو۔پی و راجستھان!

جملہ جماعت ہائے احمدیہ یو۔پی و راجستھان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ انسپکٹر صاحب موصوف مورخہ ۳/۳/۷۶ سے مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق پڑتال حسابات و وصُولی چندہ جات لازمی و دیگر کے سلسلہ میں دورہ کر رہے ہیں۔ جملہ عہدیداران جماعت و مبلغین کرام سے درخواست ہے کہ وہ حسبِ سابق انسپکٹر صاحب کے ساتھ کماحقہٗ تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

ناظرِ بیت المال آمد قادیان

نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی	نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی
قادیان	-	-	۳/۳/۷۶	کانپور	۲۶/۳/۷۶	۲	۲۸/۳/۷۶
سہارنپور۔ بجوپورہ۔ بہادر آباد	۴/۳/۷۶	۳	۷/۳/۷۶	راٹھ۔ مسکرا۔ مودھا	۲۸	۳	۳۱
انبیٹہ	۷	۱	۸	کامٹا	۱/۴/۷۶	۲	۳/۴/۷۶
میرٹھ۔ انچولی	۸	۲	۱۰	اودے پور	۴	۱	۵
امروہہ	۱۰	۲	۱۲	کشن گڑھ	۶	۱	۷
سردار نگر	۱۲	۱	۱۳	جے پور	۷	۱	۸
بریلی	۱۳	۱	۱۴	ساندھن	۹	۱	۱۰
شاہجہانپور۔ کٹیا	۱۴	۳	۱۷	صالح نگر	۱۰	۱	۱۱
لکھنؤ	۱۸	۱	۱۹	ننگلہ گھنو براستہ آگرہ	۱۲	۱	۱۳
گونڈہ	۱۹	۱	۲۰	مین پوری			
فیض آباد	۲۰	۱	۲۱	علی پور کھیڑہ	۱۳	۱	۱۴
بنارس۔ بھدوہی	۲۲	۲	۲۴	دہلی	۱۵	۲	۱۷
فتح پور۔ بہوہ	۲۵	۱	۲۶	قادیان	۱۸/۴/۷۶	-	-

سینگوں اور گھاس سے تیار کردہ دِلآویز مصنوعات

۱۔ سینگ اور لکڑی سے تیار کردہ پرندوں اور جانوروں کی دِل آویز شکلیں۔
۲۔ گھاس سے تیار کردہ منارۃ المسیح۔ مسجد اقصیٰ۔ مختلف مناظر۔ دُنیا بھر کی مساجدِ احمدیہ اور مشن ہاؤسز کی تصاویر جو تبلیغی فوائد رکھتی ہیں۔
۳۔ عید مُبارک کے کارڈ اور دیگر تصاویر۔

خط و کتابت کا پتہ

THE KERALA HORNS EMPORIUM
TC. 38/1582 MANACAUD
TRIVANDRUM (KERALA)
PIN. 695009.

PHONE:- 2351
P.B.NO. 128
CABLE:- "CRESCENT"

ہر قسم اور ہر ماڈل

کے موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے!

آٹو ونگس

AUTOWINGS
32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY,
MADRAS-600004.
PHONE NO. 76360.

مُبلّغین کرام اور صدر صاحبان } متوجّہ ہوں !!

۲۰ فروری یوم مصلح موعودؓ اس کی شایانِ شان منایا جائے اور مبلّغینِ کرام، صدر صاحبان اور سیکرٹریانِ تبلیغ و تربیت روئیداد جلسۂ مصلح موعود برائے اشاعتِ بدر جلد دفتر ہذا میں بھجوائیں۔ اللہ تعالیٰ تمام احباب کو اخلاص اور ایمان میں برکت بخشے اور جان و مال میں ترقی بخشے۔ آمین۔

ناظر دعوة و تبلیغ قادیان

مرکزی تحریکات جدید کی ادائیگی و وعدہ ہائے تحریکِ جدید کے متعلق حضرت مصلح موعودؓ کا
اِرشاد

" مَیں ایسے چندے کا قائل نہیں کہ وعدہ تو لکھ دیا جائے اور پھر خط و کتابت ہو رہی ہو۔ یاد دہانیاں کرائی جا رہی ہوں۔ اخباروں میں اعلان ہو رہے ہوں۔ اور لوگ خاموش بیٹھے ہوں۔ تمہارا چندہ ادا کرنا تمہارے اندر ایک نئی انابت، ایک نیا خلوص اور ایک نیا ایمان پیدا کر دیگا۔ اور تمہاری جیبیں بھی خدا تعالےٰ کے حضور فریاد کریں گی۔ اور پھر خدا تعالیٰ اپنے فضل سے تمہارے روپے کو بڑھا دے گا۔ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے والا اُس زمیندار سے بدبخت نہیں ہو سکتا جو چند سیر دانے زمین میں ڈال کر کئی ہزار من غلہ حاصل کر لیتا ہے۔ اگر وہ دُنیا کی خاطر دانے ڈال کر زیادہ کما لیتا ہے تو دین کی خاطر خرچ کرنے والا کب گھاٹے میں رہ سکتا ہے ــــ "

پس احبابِ جماعت حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے اس ارشاد کی روشنی میں جلد اپنا چندہ تحریک جدید ادا کرنے کی طرف توجہ فرمائیں۔ نیز جن جماعتوں نے ابھی تک اپنے وعدے ارسال نہیں کئے وہ جلد وعدہ جات مرکز میں بھجوا دیں ؛

وکیل المال تحریکِ جدید قادیان

وِلادت

حیدر آباد ۲۱ ر صلح (جنوری) مکرم شیخ محبوب احمد صاحب لیکچرار کو اللہ تعالےٰ نے تین لڑکیوں کے بعد لڑکا عطا فرمایا ہے۔ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مدظلّہ العالی نے **فضل احمد محمود** نام تجویز فرمایا ہے۔ نومولود کے نیک صالح اور خادمِ دین ہونے کے لئے درخواستِ دُعا ہے۔ موصوف نے اس خوشی میں مندرجہ ذیل مدّات میں چندہ ادا فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

اعانتِ بدر -/۵ روپے شکرانہ فنڈ -/۱۰ روپے۔ بیرونی مساجد -/۵ روپے میزان -/۲۰ روپے۔

خاکسار: عبدالحق فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

قادیان میں ایک شادی کی تقریب

قادیان ۱۴ ر تبلیغ (فروری)۔ آج مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ انچارج کلکتہ کی شادی کی تقریب عمل میں آئی۔ آج ہی اُن کی اہلیہ صاحبہ بذریعہ واہگہ بارڈر قادیان آئیں۔ اور اسی روز بعد نمازِ مغرب حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی نے اجتماعی دُعا کرائی۔ اِس کے بعد برات حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلّمہٗ اللہ تعالےٰ کے مکان پر پہنچی۔ جہاں سے رات آٹھ بجے کے قریب لڑکی کو رخصت کیا گیا۔

واضح رہے کہ اس سے قبل اُن کے نکاح کا اعلان مورخہ ۲۰ ر دسمبر ۷۴ء کو سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک میں مکرمہ امۃ البشارت صاحبہ بنت مکرم حکیم عبد الرحمٰن صاحب آمبہ ضلع شیخوپورہ (پاکستان) کے ساتھ فرمایا تھا۔ لیکن پاکستان سے آمد و رفت کی سہولیات میسر نہ ہونے کے سبب اتنا عرصہ انتظار کرنا پڑا۔

احبابِ جماعت سے اِس رشتہ کے جانبین کے لئے باعثِ برکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ بننے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر نے اِس خوشی کے موقع پر مبلغ دس روپے اعانتِ بدر میں ادا کئے ہیں۔ فجزاہُ اللہ احسن الجزاء ؛

(ایڈیٹر بدر)

پروگرام دورہ مکرم مولوی محمد فاروق صاحب انسپکٹر بیت المال!
جماعت ہائے احمدیہ جنوبی ہند

جملہ جماعت ہائے احمدیہ مہاراشٹر، آندھرا، کرناٹک اسٹیٹ، مدراس اور کیرالہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم مولوی محمد فاروق صاحب انسپکٹر بیت المال مورخہ ۲۱ ۲/۷۶ سے مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق پڑتال حسابات و وصولی چندہ جات لازمی و دیگر کے سلسلہ میں دورہ کر رہے ہیں۔ لہذا جملہ عہدیدارانِ جماعت و مبلّغین کرام سے درخواست ہے کہ وہ حسبِ سابق انسپکٹر صاحب موصوف کے ساتھ کماحقہٗ تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ **ناظر بیت المال آمد قادیان**

نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی	نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی
قادیان	-	-	۲۱ ۲/۷۶	بنگلور۔ اُناّل	۱۲ ۴/۷۶	۱	۱۳
بمبئی	۲۳ ۲/۷۶	۳	۲۶ ۲/۷۶	موگرال۔ منجیشور	۱۳	۲	۱۵
حیدر آباد	۲۷	۸	۷ ۳/۷۶	پینگاڈی	۱۵	۳	۱۸
چندہ پور۔ کاماریڈی	۷ ۳/۷۶	۱	۸ ۳/۷۶	کنانور۔ کرڈلائی	۱۸	۳	۲۱
شادنگر	۸	۱	۹	کوڈالی	۲۱	۱	۲۲
جڑچرلہ	۹	۱	۱۰	ٹیلی چری	۲۲	۱	۲۳
محبوب نگر	۱۰	۱	۱۱	کالی کٹ	۲۳	۳	۲۶
وڈمان	۱۱	۱	۱۲	کوڈیاتھور	۲۶	۱	۲۷
چینتہ کنتہ	۱۲	۲	۱۵	کالی کٹ	۲۸	۱	۲۹
کرنول	۱۵	۱	۱۶	پیتھا پیریم	۲۹	۱	۳۰
اُدگور	۱۶	۱	۱۷	کرولائی	۳۰ ۴/۷۶	۱	۱ ۵/۷۶
یادگیر	۱۷	۳	۲۰	منارگھاٹ	۱ ۵/۷۶	۱	۲
تیماپور	۲۰	۱	۲۱	الاّنتور	۲	۱	۳
دیودُرگ	۲۱	۱	۲۲	مُریاکنی	۳	۱	۴
ہبلی	۲۲	۲	۲۴	چیلاکرہ	۴	۱	۵
سندگرھ	۲۴	۱	۲۵	آیراپُرم	۵	۱	۶
بلگام	۲۵	۱	۲۶	ایرناکلم	۶	۱	۷
لونڈا	۲۶	۱	۲۷	کروناگاپلی	۷	۳	۱۱
ہبلی	۲۷	۱	۲۸	آدی ناڈ	۱۱	۱	۱۲
سوروب	۲۸	۱	۲۹	ٹریونڈرم	۱۲	۱	۱۳
ساگر	۲۹	۱	۳۰	کوٹار	۱۳	۱	۱۴
شیموگہ	۳۰	۲	۱ ۴/۷۶	اینیتم	۱۴	۱	۱۵
بنگلور	۱ ۴/۷۶	۲	۴ ۴/۷۶	ساتان کلم	۱۵	۱	۱۶
مدراس	۵	۳	۸	شنکرن کوئل	۱۶	۱	۱۷
بنگلور	۸	۱	۹	میلاپالیئم	۱۷ ۵/۷۶	۲	۱۹ ۵/۷۶
مرکرہ	۹	۲	۱۲				

درخواستِ دُعا

مکرم محمد رشید صاحب جاوید لندن سے تحریر کرتے ہیں کہ اُن کی ٹانگ میں کُولہے کے نزدیک ہڈّی کے جوڑ میں کمزوری ہے۔ جو کبھی ریڈی ایشن لگانے سے ٹھیک ہو جاتی ہے۔ اور کچھ عرصہ بعد پھر خراب ہو جاتی ہے۔ دوائیوں کے استعمال کے باوجود کامل آرام نہیں آرہا۔ اِس لئے احبابِ جماعت سے اپنی کامل شفایابی کے لئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ہمارے اس بھائی کو کامل صحت عطا فرمائے۔ (مرزا وسیم احمد قادیان)